نائبِ اہلِ سُنّت

حضرت امام ربّانی مجدد و منوّر الف ثانی سرہندی قدس سرہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مُصطفٰے خان
ایم اے ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ
صدر شعبہ اُردو سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد

ناشر: شیر ربانیؒ پبلیکیشنز
جامع مسجد قادریہ شیر ربانیؒ، شیر ربانیؒ روڈ، چوک شیر ربانیؒ
21 - ایکڑ سکیم، نیو مزنگ، سمن آباد، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ اشاعت نمبر (۲۱)

نام کتاب	تائید اہل سنت
مصنف	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی
مترجم	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان
تعداد	گیارہ سو
اشاعت	بارہ اول مئی 2002
ناشر	شیر ربانی پبلیکیشنز، جامع مسجد قادریہ شیر ربانی (شیر ربانی روڈ) چوک شیر ربانی، 21 ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد، لاہور
ہدیہ	دعائے خیر برائے معاونین

ملنے کا پتہ

شیر ربانی پبلیکیشنز، جامع مسجد قادریہ شیر ربانی (شیر ربانی روڈ)
چوک شیر ربانی، 21 ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد، لاہور

پرنٹرز: عمارض پرنٹرز۔ ریٹیگن روڈ۔ لاہور

Marfat.com

نائبِ اہلِ سُنّت

حضرت امام ربّانی مجدد و منوّر الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خان
ایم اے ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ
صدر شعبہ اُردو سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد

ناشر:
شیر ربانیؒ پبلیکیشنز
جامع مسجد قادریہ شیر ربانیؒ، شیر ربانیؒ روڈ، چوک شیر ربانیؒ
21۔ ایکڑ سکیم، نیو مزنگ، سمن آباد، لاہور

Marfat.com

حسرتا که این چرخ ناهموار و دون	نیزه زد قلب ما پر کشت زخون
موت عالم موت عالم شد یقین	عاقلانرا این نشان از یوم دین
می سزد گر خون بگرید آسمان	بر وفات قطب عالم جاودان
از وفاتش لرزه آمد بر زمین	چون بماند سالم این قلب حزین
مرشد ما بست بر خود این نقاب	نیست ممکن دیدنش الا بخواب
از که جوییم بعد از ارشاد خویش	از که خواهم درد را درمان خویش
اهل ایمان از وفاتش در الم	گوییا از ابر بارد درد و غم
فرقتا وا فرقتا گشتم جدا	از حبیب خویش و محبوب خدا
عقل کل بود او ندانستم چنان	حیرت اندر حیرتم من هر زمان
مرشدی فاضل بنزدی ما چنین	ما بغفلت رفته بودیم آه ازین
مستفید از وی نگشتم رفت او	تازه شد هجرت شهادت شد دو تو
گر بگریم تا قیامت سود نیست	زانکه او باری دگر آینده نیست
ای حلمی قطمیر آیس مشو	مشفق است او در پیش دائم برو
در هزار سیصد و بیست و دو بود	دعوتش میکرد خلاق ودود
ساعت هفتم که هجرت رو نمود	پنج شنبه بیست و نه ذی القعده بود
ارجعی امر الهی گوش کرد	ترک این دار و دیار و هوش کرد
سید عالی مقام عبد الحکیم	در جوار قرب یزدان شد مقیم
جنة المأوی مقامش شد یقین	ماند محروم از وصالش مؤمنین
خاک باغلوم آن وجود پاک را	چون صدف شد تحفت آن خاک را
داغ بر دلها نهاد آن روح پاک	دوستانش ماند در حسرت هلاک
این چنین حزن و الم دائم بود	تا که جان اندر قفس قائم بود
من چه گویم حال آن عالی همام	گشت او منظور پیران کرام
کوی باغلوم شد مر دار النعیم	هست در وی سیدم عبد الحکیم

سید عبد الحکیم بن مصطفی آرواسی در ترکیه در شهر آنقره وفات یافت در قریهٔ باغلوم مدفون است ۰ قدس الله سره الاقدس ۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ العزیز (۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ) کا یہ رسالہ عرصے سے نایاب ہے۔ پہلے نولکشور کے مطبوعہ نسخۂ مکتوبات شریف کے آخر میں یہ شامل تھا لیکن اب وہ بھی دستیاب نہیں۔

مولانا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی زبدۃ المقامات (طبع لکھنؤ ۱۳۰۲ھ ص ۲۱) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ اس وقت لکھا گیا جبکہ "ارباب تشیع دراں بلاد در غایت حشمت و جاہ بودند و بہ سلطان (اکبر) تقرب تمام داشتند و سلطان نیز بہ دین و ارباب دین در نہایت عداوت بود و لیکن از جوش غیرت اسلام کہ حضرت ایشاں را حضرت حق سبحانہ عطا فرمودہ بود ملاحظہ این و آں در خاطر شان خطور نمی بود۔"
حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے بھی اس رسالے کے شروع میں لکھا ہے کہ شیعوں نے محاصرۂ مشہد کے وقت علمائے ماوراء النہر کے رسالے کے جواب میں جو رسالہ لکھا تھا وہ مجھے ملا ہے اور اسکی جواب میں لکھ رہا ہوں۔ محاصرۂ مشہد دوسری دفعہ عبدالمومن خاں ابن عبداللہ خاں ازبک، والیٔ توران (م ۱۰۰۶ھ) نے ۱۰۰۵ھ میں سر کیا تھا اس لیے خیال ہے کہ حضرت قدس سرہٗ نے یہ جوابی رسالہ اسی سال کے قریب لکھا ہوگا۔ اس رسالہ کے بعض مضامین مکتوبات شریف (دفتر اول) کے مکتوبات نمبر ۸۰ - ۲۰۲ میں بھی ملتے ہیں۔ رسالہ کا نام اکثر کتابوں میں ردِ مذہبِ شیعہ آتا ہے لیکن چونکہ حضرت قدس سرہٗ کی اکثر کتابوں کے نام تاریخی ہیں اس لیے راقم الحروف نے اس رسالہ کا نام بھی تاریخی بنا دیا ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ والسلام

احقر، غلام مصطفیٰ خان، یکم رجب المرجب ۱۳۸۴ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ در کوائف شیعہ

الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ
کما یحب ربنا ویرضی والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد
اکرم البشر المبعوث الی الاسود والاحمر کما یناسب لعلو
شانہ ویحری وعلی الخلفاء الراشدین المهدیین و
ذریتہ واهل بیتہ الطیبین الطاهرین وسائر الصحابة
المرضیین کما یلیق بمراتبهم العظمیٰ ودرجاتهم العلیا۔
اما بعد می گوید بندہ کہ محتاج است برحمت خداوند احد صمد
خادم علماء اہل سنت وجماعت احمد بن عبد الاحد العمری الفاروقی نسبا
کہ چون درین ایام رسالہ کہ شیعہ در وقت محاصرہ مشہد بعلماء
ماوراء النہر نوشتہ بودند در جواب رسالہ آنہا در باب تکفیر شیعہ و اباحت
قتل و اموال آنہا مر مسلمانان را بود بایں حقیر قلیل البضاعہ رسید کہ
حاصلش بعد طی مقدمات عدیدہ قریب تکفیر خلفاء ثلثہ است و ذم و تشنیع
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و بعضی از طلبۂ شیعہ کہ متردد در
این حدود بودند باین مقدمات افتخار و مباہات می نمودند و در مجالس امراء
و سلاطین آن مغالطات را شہرت داد و این حقیر ہرچند در مجالس و معارک
مشافہۃ بمقدمات معقولہ و منقولہ رد آنہا میکرد و بہ غلطہائے صریحۂ ایشان

Marfat.com

اللہ ہی کے لیئے ہے بیحد تعریف پاک برکت والی برکت آشتر اور اس کی مشا
ومرضی کے موافق اور درود و سلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو بزرگ ترین انسان ہیں
اور تمام انسانوں کی طرف طلائمیز رنگ درود بھیجے گئے ہیں اور درود ایسی جو آپ کی
شان والا کے مناسب اور موزوں ہو اسی طرح حضرات خلفائے راشدین مہدیین
پر اور آپکی پاک اولاد اور باقی صحابہ کرام پر ان کے بلند بلند مراتب و درجات کے مطابق۔
بعد حمد و صلوٰۃ کے خدا کی رحمت کا محتاج و امیدوار علمائے اہل سنت و جماعت
کا خادم احمد بن عبد الاحد العمری الفاروقی بروئے نسب کہتا ہے کہ انہیں
ایام میں میرے ہاتھ ایک رسالہ لگا جو شیعوں نے بوقت محاصرہ مشہد علمائے ماوراء النہر
نام لکھا تھا اور یہ دراصل اس رسالہ کا جواب تھا جو علمائے موصوفین نے اس سے
پہلے تحریر کیا تھا جس میں انہوں نے شیعہ کو کافر ٹھہرا کر ان کے قتل اور ان کے مال کی لوٹ
کو مسلمانوں کے لیے جائز قرار دیا تھا۔

اس رسالہ شیعہ میں محض بیوقوفوں کو چکر دینے کے لیے چند کچے مقدمات مقرر کیے
ہیں پھر پورے رسالہ کی کل کائنات یہ ہے کہ حضرات خلفائے ثلٰثہ کو کافر ٹھہرایا ہے
اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر زبان ذم و تشنیع کھولی ہے چنانچہ ادھر کے بعض شیعہ طلباء ان
باتوں مقدمات پر فخر و مباہات کرتے اور امراء و سلاطین کی مجلسوں میں ان مغالطوں
کو شہرت دیتے تھے۔ گو میں عام مجلسوں میں اور مختلف بحثوں میں عقلی اور نقلی مقدمات

Marfat.com

را اطلاع میداد اما از روی حمیت اسلام و بموجب حدیث نبوی علی مصدره الصلوٰة والسلام که فرموده:

اذا ظهرت الفتن او البدع وسبت اصحابی فلیظهر العالم علمه ومن لم یفعل ذٰلک فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله له صرفاً ولا عدلاً.

باین قدر رد والزام کفایت نمی کرد و شورش سینهٔ بی کینه تشفی نیافت و بخاطر فاتر قرار یافت که اظهار مقاصد ایشان تا در زمانیکه در قید کتابت نه در آید و در حیز تحریر فائده تام و نفع عام نه بخشد. فشرعت مستعیناً بالله الصمد الودود هو یعین عالیشین لما هو المولیٰ والمعین وبه التوفیق ومن عنده التحقیق. اعلموا احسن الله ارشادکم که شیعه امام حق بعد حضرت پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم حضرت علی را میدانند که امامت از دوازده اولاد او بیرون نمیرود و إن خرجت فامابظلم یکون من غیرهم او بتقیة منه او من اولاده وایشان باکثر طرق و تعدد اصناف بیست و دو فرقه اند و بعضی از ایشان تکفیر بعض دیگر میکنند و اظهار قبائح و شنائع آنها می نمایند وکفی الله المؤمنین القتال بقتالهم. و ما پیش از شروع در مقصود چند گروه ایشانرا بیان کنیم و بر حقیقت مقاصد ایشان اطلاع دهیم تا حقیقت مذهب ایشان بروجه اتم معلوم شود و حق از باطل ممتاز گردد. پس گوئیم که رئیس اول قدم ایشان عبدالله بن سبا

Marfat.com

کی رو سے زبانی ان تمام لغویات کی تردید کرتا اور سب کو ان کج فہمیوں کی صاف اور مکمل غلطیوں پر آگاہ کرتا مگر حمیت اسلام کا پاس کرتے ہوئے تردید الزام کی صرف اس قدر کوشش ناکافی نظر آتی تھی اور بے کینہ سینوں کی بے چینی کے لیے یہ تسلی و تشفی کا کافی سرمایہ بہم نہ پہنچا سکتی تھی۔ پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی پیش نظر تھی کہ آپ نے فرمایا:

"جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہو اور میرے اصحاب پر سب وشتم ہونے لگے تو ہر عالم کو چاہیئے کہ وہ (اس دینی مکدر فضا کے دفعیہ کے لیے) اپنے علم کا ہتھیار کام میں لائے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس کی توبہ اس کا فدیہ اور اس کے فرائض و نوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔

یہ ساری باتیں خیال میں آتے ہی میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک شیعوں کے اغراض و مقاصد کو تحریر و کتابت میں ظاہر نہ کیا جائے پورے پورے فائدے اور عام نفع کی صورت متصور نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ میں نے تحریر کا سلسلہ چھیڑا اور اس اہم کام میں اللہ ہی سے مدد کا خواستگار رہا کیونکہ وہ بے پروا ذات ہے اپنے بندوں کا خیر خواہ و دوست ہے، ان کو ذلت و رسوائی سے بچاتا ہے۔ سچا آقا ہے، ہدایت و توفیق بھی اسی کے ہاتھ ہے، اور تحقیق ہر امر کی اسی کے پاس ہے۔

اللہ آپ کو ہدایت دے یوں سمجھیے کہ شیعہ حضرت پیغمبر علیہ السلام کے بعد امام حق حضرت علیؓ کو جانتے ہیں اور اس عقیدے کے پیرو ہیں کہ امامت ان میں اور ان کی اولاد میں سے باہر نہیں جاتی اور اگر جاتی ہے تو محض ظلم و تعدی سے جب غیر لوگ اس ظلم سے اپنا ہاتھ رنگتے ہیں یا اس صورت سے کہ حضرت علیؓ

Marfat.com

حضرت امیر او را بجانب مدائن اخراج کرده بود وہم او گفته که ابن ملجم علی را نکشته بلکه شیطان را که بصورت او متمثل شده بود کشته است وعلی در سحاب است رعد آواز او است وبرق تازیانه اوست وتابعان عبدالله در سماع آواز رعد میگویند که علیک السلام یا امیرالمومنین وطائفه کاملیه از ایشان که اصحاب ابوکامل اند تکفیر اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم می کنند بترک بیعت علی وتکفیر علی می کنند بترک طلب حق خود وبتناسخ قائلند۔ وطائفه بیانیه که اصحاب بیان بن سماع اند میگویند که خدا بصورت انسان است واو بتمام ہلاک می شود مگر وجہش وروح خدا در علی حلول کرد بعد ازاں در پسر او محمد بن حنفیه بعد ازاں در پسر او ہاشم بعد ازاں در بیان و طائفه مغیره که اصحاب مغیره بن سعید عجلی اند میگویند که خدا بصورت مرد نورانی است که بر سر او تاجی است از نور ودل او منبع حکمت است وطائفه جناحیه اصحاب عبدالله بن معاویه بن عبدالله بن جعفر ذی الجناحین بتناسخ ارواح قایل گشتند ومی گویند که روح خدا اول در آدم حلول کرد بعد ازاں در شیث وہمچنیں در انبیا و ائمه تا آنکه بعلی واولاد او منتہی شد بعد ازان در عبدالله حلول کرد وایں گروه منکر قیامت اند ومحرمات را حلال می دانند کالخمر والمیتة والزنا وغیرہا وطائفه منصوریه اصحاب ابی منصور عجلی که در خدمت امام محمد باقر بوده فلما تبرا منه الامام وطرده ادعی الامامة لنفسه میگویند که ابومنصور بر آسمان رفته بود

Marfat.com

یا آپکی اولاد تقیہ سے کام لے، شیعوں کے چند در چند اقسام و اصناف کو اگر سمیٹا جائے تو ان کے فرقوں کی تعداد بائیس کے قریب ٹھہرتی ہے، یہ ایک دوسرے پر کفر کا الزام لگاتے ہیں اور ان کے بد نتائج اور بدکرداریوں کو طشت از بام کرتے ہیں۔ سچ ہے اللہ تعالے نے ان میں خود جنگ و قتال کی وبا پھیلا کر مسلمانوں کو انکے ساتھ لڑائی بھڑائی سے سبکدوش فرمایا۔ اب ہم اصل مقصود سے پہلے ان کے چند فرقوں کا بیان تحریر میں لا کر ان کے اصل مقاصد سے آگاہ کرتے ہیں تاکہ ان کے مذہب کی حقیقت پوری ذہن نشین ہو جائے اور حق باطل سے بالکل ممتاز ہو کر سامنے آجائے ان شیعوں کا سر فتنہ اور گروگھنٹال عبداللہ بن سبا تھا جس کو حضرت علیؓ نے مدائن کی طرف نکال دیا تھا۔ چنانچہ یہ عقائد اسی کے دماغ کی ایجاد ہیں کہ ابن ملجم نے حضرت علیؓ کو قتل نہیں کیا بلکہ شیطان کو جو آپکی شکل اور روپ میں نمودار ہوا تھا۔ آپ ابر میں روپوش ہیں رعد آپکی آواز ہے اور بجلی آپکا کوڑا اور راسی عبداللہ کے متبعین جب گرج کی آواز سنتے ہیں تو کہتے ہیں، علیک السلام یا امیر المومنینؑ

فرقہ کاملیہ کے افراد جو اصحاب ابوکامل ہیں حضرت پیغمبر علیہ السلام کے اصحاب کو کافر کہتے ہیں اور حضرت علیؓ کو بھی کافر ٹھہراتے ہیں، اصحاب کو اس لیے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی اور خود حضرت علیؓ کو اس وجہ سے کہ انہوں نے حق طلبی نہیں کی یہ تناسخ اور آواگون کے قائل ہیں۔ بیانیہ فرقہ کے لوگ اصحاب بیان بن سمعان کہتے ہیں کہ خدا انسانی شکل رکھتا ہے وہ تمام ہلاک ہو جائے گا، مگر اس کی ذات خدا کی روح نے حضرت علیؓ میں حلول کیا ان کے بعد ان کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ میں ان کے بعد ان کے صاحبزادہ ہاشم میں۔ ان کے بعد بیان میں فرقہ مغیریہ کے لوگ جو اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی ہیں کہتے ہیں کہ خدا ایک نورانی آدمی کی شکل رکھتا ہے اس کے سر پر نور

Marfat.com

وحضرت سبحانہ بید خود بر سر او مسح کرد و فرمود یا بنی اذہب فبلغ منی بعد ازاں بر زمین فرود آمد وَہو الکسف المذکور فی قول تعالےٰ وَاِنْ یروا کسفا من السّماء ساقطا یقولوا سحاب مرکوم و ہم ایشان میگویند کہ رسالت منقطع نمی شود و جنت عبارت است از امام کہ مابہ محبت آن ماموریم و نار کنایہ است از ان شخصی کہ مابغض او محکومیم ہمچو ابی بکر و عمر و ہمچنیں فرائض عبارتست ازاں جماعت کہ ما را بہ محبت آنہا امر فرمودہ اند و محرمات آن طائفہ کہ ما را ببغض آنہا حکم کردہ و طائفہ خطابیہ اصحاب ابی خطاب اسدی کہ درخدمت امام محمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودہ است و امام چوں غلو او را درحق خود معلوم کرد ازو بیزار گشت و از صحبت خود برآورد نعوبعد ذلک ادعی الامامۃ لنفسہ میگویند کہ ہمہ ائمہ ابناء اند و حسنات ابنیاء اللہ جعفر صادق آلہ است اما ابو الخطاب ازو و از علی افضل است و ہولا یستحلون شہادۃ الزور لموافقہم علی مخالفہم و نیز می گویند کہ جنت نعیم دنیا است و نار آلام آنست و دنیا ہرگز فانی نخواہد شد و محرمات و ترک فرائض را مباح میدانند و طائفہ غرابیہ از ایشان میگویند محمد بہ علی مشابہ تر بود از مشابہت غراب بغراب و مگس بمگس و حضرت حق سبحانہ تعالیٰ وحی بجانب علی رضی اللہ عنہ فرستادہ بود جبرئیل از کمال مشابہت غلط کردہ وحی را بمحمد صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم رسانیدہ و شاعر ایشان

Marfat.com

کا تاج ہے دل ان کا حکمت کا سرچشمہ ہے۔ اصحاب عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوی الجناحین یعنی فرقہ جناحیہ کے لوگ بھی تناسخ کے قائل ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ خدا کی روح نے پہلے حضرت آدمؑ میں حلول کیا پھر حضرت شیثؑ میں پھر اسی طرح حضرات انبیاء و ائمہ کے قالبوں میں سرایت کرتی چلی آئی یہاں تک کہ آخر میں اس نے حضرت علیؓ اور آپ کی اولاد میں حلول کیا، اس کے بعد عبداللہ کے قالب میں روح خدا نے جگہ لی یہ قیامت کو نہیں مانتے، ممنوعات شریعت مثلاً شراب مردار زنا وغیرہ کو حلال جانتے ہیں۔ فرقہ منصوریہ کے لوگ ابو منصور عجلی کے پیرو ہیں۔ یہ حضرت امام محمد باقرؓ کی خدمت میں تھا جب حضرت امام نے اس سے بیزاری ظاہر کی اور اس کو اپنے پاس سے نکال باہر کیا تو یہ خود مدعی امامت بن بیٹھا۔ اس فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ابو منصور آسمان پر گیا تھا اور حق سبحانہ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اے بیٹے جا اور ہمارا پیغام پہنچا اس کے بعد وہ زمین پر اترا چنانچہ اسی کو اس آیت میں "کسف" سے تعبیر کیا گیا ہے" اور اگر دیکھتے ہیں ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا تو کہتے ہیں بادل ہے تہ بہ تہ" ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ رسالت کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور جنت امام سے عبارت ہے جس کے ساتھ محبت کا رشتہ رکھنے پر ہم مامور ہیں اور دوزخ سے اس شخص کی طرف اشارہ جس کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو حکم ہے جیسے ابو بکرؓ اور عمرؓ اسی طرح کہتے ہیں کہ فرائض سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے ساتھ محبت رکھنے کا ہم کو حکم ہے اور محرمات سے وہ لوگ مقصود ہیں جن کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو امر کیا گیا ہے۔ فرقہ خطابیہ کے لوگ ابی خطاب اسدی کے اصحاب ہیں یہ حضرت امام محمد جعفر صادقؓ کی خدمت

Marfat.com

میگوید ع غلط الامین فجاز ہا عن حیدر ، و ایشان حضرت
جبرئیل علیہ السلام را لعن میکنند وطائفہ ذمیہ کہ ذم محمد
صلی اللہ علیہ وسلم می کنند و میگویند علیؓ الہ است محمد صلی اللہ
تعالیٰ وآلہ وسلم را مبعوث ساختہ است کہ مردم را بسوئی
او دعوت کند محمد علیہ السلام بسوئی خود دعوت کرد وبعضی
از ذمیہ محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الہ میدانند جمعی از ایشان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در احکام الوہیت مقدم میدانند جمعی
دیگر علی رضی اللہ عنہ را وگروہی از ایشان قائل اند کہ اصحاب
عبا باشند محمد علیہ السلام و علیؑ و فاطمہ و حسن وحسین رضی اللہ
عنہم میگویند کہ این ہر پنج شی واحد اند وروح در اینہا علی السویہ
حلول کردہ است وہیچ یکی را بر دیگری مزیت وفضیلت نیست
وایشان فاطمہ بتاء تانیث نمی گویند تحاشیا ن وصمۃ التانیث
وطائفہ یونسیہ یونس بن عبدالرحمن قمی می گویند خدا بر عرش
است وہرچند ملائکہ او را برداشتہ اند اما او از ملائکہ قوی است
مثل کلنگ کہ بر دو پا میگردد و از ہر دو پائی خود کلان و
بقوت تر است وطائفہ مفوضہ از ایشان میگویند کہ خدائے
تعالیٰ دنیا را خلق کرد وبمحمد علیہ السلام تفویض نمود ومباح
ساخت او را ہر چیزیکہ در دنیا است وبعضی از ایشان میگویند
کہ دنیا را بعلی تفویض نمودہ وطائفہ اسمٰعیلیہ بباطن قرآن قائلند
نہ بظاہر و میگویند نسبت باطن بظاہر ہمچو نسبت لب است
بقشر وکسی کہ تمسک بظاہر آن میکند بعذاب و مشقت کہ امتثال

Marfat.com

میں رہتا تھا حضرت امام نے جب معلوم کیا کہ یہ ان کی ذات کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتا ہے تو آپ اس سے بیزار ہو گئے اور اپنی صحبت سے اس کو باہر کیا تب اس نے خود اپنی امامت کا نعرہ لگایا یہ کہتے ہیں کہ تمام ائمہ خدا تعالے کے بیٹے ہیں اور ان کی خوبیوں کا ذریعہ حضرت جعفر صادق ہیں لیکن ابو الخطاب اُن سے اور حضرت علیؓ سے افضل ہے یہ لوگ جھوٹی گواہی کو روا رکھتے ہیں جبکہ مخالفین کے مقابلہ میں اس کی ضرورت پیش آئے ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ دنیا کی نعمتوں کا نام جنت ہے اور اس کی تکلیفوں کا نام دوزخ اور دنیا فنا کا منہ ہرگز نہیں دیکھے گی یہ محرمات پر عمل اور ترک فرائض کو جائز رکھتے ہیں ان میں غرابیہ فرقہ والے کہتے ہیں کہ ایک کوے کو کوے سے مکھی کو مکھی سے جس قدر مشابہت ہوتی ہے حضور اکرمؐ کو حضرت علیؓ سے اس سے بھی زائد مشابہت تھی۔ حق سبحانہ نے وحی دراصل حضرت علیؓ کو بھیجی تھی مگر حضرت جبرئیلؑ انتہائی مشابہت کی وجہ سے دھوکا کھا گئے۔ اور وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ ان کا ایک شاعر کہتا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ سے غلطی کی کہ حضرت علیؓ کو چھوڑ کر وحی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی یہ حضرت جبرئیلؑ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ فرقہ ذمیہ کے لوگ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی برائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علیؓ خدا ہیں انھوں نے محمدؐ کو اپنی طرف دعوت دینے کے لیے لوگوں کے پاس بھیجا تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ذات کی طرف لوگوں دعوت دی۔ بعض ذمیہ محمدؐ کو خدا مانتے ہیں پھر ان میں بھی دو فریق ہیں بعض حضرت علیؓ کو بھی خدا مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائی میں افضل جانتے ہیں اور بعض علیؓ کو برتر خیال کرتے ہیں۔ ان میں کا ایک گروہ اصحاب عبا اس کا قائل ہے کہ محمدؐ، علی، فاطمہ حسنؓ و حسینؓ یہ پانچ بزرگ درحقیقت شخص واحد ہیں ایک ہی روح سب

Marfat.com

او امر و اجتناب از نواہی است گرفتار اوست باطن آن ترک عمل ظاہر آن میرساند و دریں مطلب بآیۂ کریمہ تمسک میکنند قال عزوجل فضرب بینہم بسور لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ و ظاہرہ من قبلہ العذاب وایشان محرمات را مباح میدانند ومیگویند پیغمبر اینکہ بشرائع ناطق اند ہفت اند آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ و محمد مہدی را از رسل میگویند واصل دعوات ایشان بابطال شرائع و در احکام شریعت تشکیکات میکنند چنانکہ می گویند حائض راچرا روزہ قضا گفتند نہ نماز و وجوب غسل از منی چرا شد نہ از بول و در بعضی از نمازہا چہار رکعت چرا فرض شد و در بعضی دیگر سہ رکعت و در بعضی دو رکعت چرا فرض گشت و شرائع را تاویلات میکنند وضو را عبارت از موالات امام میدانند و نماز را کنایہ از رسول باین آیت تمسک میکنند وان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر واحتلام را عبارت از افشای اسرار بسوئے نااہل میدانند وغسل تجدید عہد است و زکوٰۃ تزکیہ نفس بمعرفت دین خیال کردہ اند و کعبہ نبی است و باب علی و صفا محمد علیہ السلام و مروہ علی و طواف ہفتگانہ عبارت از موالات ائمہ سبعہ میدانند و جنت راحت ابدان است از تکالیف و نار مشقت ابدان است بمزاولت تکالیف و از امثال ایں قسم خرافات بسیار دارند

Marfat.com

میں یکساں حلول کیے ہوئے ہے کسی کو کسی پر فوقیت و برتری نہیں یہ لوگ اسم فاطر کو تانیث سے ادا نہیں کہتے تاکہ ان کی ذات تانیث کے داغ سے محفوظ رہے۔ طائفہ یونسیہ یونس بن عبدالرحمٰن قمی کا پیرو ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ خدا عرش پر رونق افروز ہے گو فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہیں لیکن وہ فرشتوں سے قوی تر ہے مثل کلنگ کے کہ اپنے دونوں پاؤں پر پھرتا ہے اور اپنے دونوں پاؤں سے بڑا اور قوی تر ہے ان میں سے مفوضہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے دنیا پیدا فرما کر اس کو حضرت محمدؐ کے سپرد کر دیا اور دنیا کی ہر چیز کو آپ کے لیے جائز اور مباح قرار دیا۔ ان میں سے بعض اس کے قائل ہیں کہ دنیا حضرت علیؑ کے سپرد کی گئی اسمٰعیلیہ فرقہ کے لوگ قرآن کے باطن کو مانتے ہیں ظاہر کو نہیں کہتے ہیں کہ باطن کی نسبت ظاہر کی طرف ایسی ہے جیسے گودے اور مغز کی نسبت چھلکے کی طرف اور جو ظاہر قرآن کو حجت بتاتا ہے اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب کے عذاب و مشقت میں اپنے کو گرفتار رکھتا ہے۔ باطن قرآن ترک عمل ظاہر کا تقاضا کرتا ہے، یہ اپنے خیال پر اس آیت کریمہ سے حجت لاتے ہیں۔ فرمایا عزوجل نے پس لگایا جاوے گا ان کے درمیان کوٹ جس کے لیے دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت ہے اور باہر کی جانب عذاب۔ یہ حرام چیزوں کو حلال جانتے ہیں ان کا قول ہے کہ حامل شریعت پیغمبر سات ہیں آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ عیسیٰ و محمد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرت محمد مہدی کو بھی رسول جانتے ہیں۔ اصل دعوت ان کی یہ ہے کہ یہ شریعتوں کو باطل کرتے ہیں ان کے احکام میں شبہے اور شکوک پیدا کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں

Marfat.com

و نیز میگویند که خدا نه موجود است نه معدوم نه عالم نه جاہل نه قادر نه عاجز و چون حسن بن محمد صباح ظاہر شد تجدید دعوت کرد به نیابت خود از امام بزعم ایشان ہیچ زمانه از امام خالی نیست و ایشان منع می کنند عوام را از خواص در علوم و خواص را از نظر در کتب متقدمه تا بر قضائح و قبائح ایشان مطلع نگردند و چنگ در دامنہائی فلسفه زده اند و بشرائع استہزا می کنند و طائفه زیدیه که منسوب بزید بن علی بن زین العابدین اند سه گروه اند یکے ازینہا مسمی الجارودیه اند که بنص خفی بر امامت علیؓ قائلند و تکفیر اصحاب می کنند بسبب ترک مبایعت علیؓ بعد پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔ دوم سلیمانیه اند گویند امامت شوری در میان خلایق و ابو بکرؓ و عمرؓ را امام میدانند اگرچه از مردم خطا واقع شده که باوجود علیؓ با ایشان بیعت نمودند اما این خطا را بحد فسق نمی رسانند و عثمان و طلحه و زبیر و عائشهؓ را تکفیر می کنند و سوم تبریه اند که بسلیمانیه موافق اند الا انہم توقفوا فی عثمانؓ و اکثر زیدیه درین زمانه مقلد اند در اصول بمعتزله راجع اند و در فروع بمذہب امام اعظم ابو حنیفه رحمه اللہ سبحانه مگر در چند مسئله و طائفه امامیه از ایشان نص جلی بر خلافت علیؓ قائلند و تکفیر اصحابؓ میکنند و امامت امام جعفرؓ را باتفاق میرسانند و بعد ازان در امام منصوص اختلاف دارند و آنچه مشہور است و مختار جمہور ایشان بریں

Marfat.com

کہ عورت بحالت حیض روزہ کیوں قضا کرتی ہے اور نماز قضا کیوں نہیں
کرتی منی سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے اور پیشاب سے کیوں نہیں، بعض
نمازوں میں چار بعض میں تین اور بعض میں دو رکعتیں فرض کیوں ہیں امور
شریعہ میں تاویلات کرتے ہیں، امام کی دوستی کو وضو، اور رسول کی
ذات کو نماز جانتے ہیں اور دلیل اس آیت سے لاتے ہیں۔ البتہ نماز
بےحیائی اور نامعقول بات سے روکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ نااہلوں کو واقف
اسرار کرنا احتلام ہے اور زنا، وعدہ کرنا غسل ہے۔ دین کی معرفت سے نفس
کو پاک کرنا زکوۃ ہے، نبی کعبہ ہیں اور دروازہ علی۔ محمدؐ صفا ہیں اور علیؓ
مروہ، ساتوں ائمہ کے ساتھ موالات سات طواف ہیں، جنت بدن
کے آرام اور تکلیف سے چھٹکارے کا نام ہے اور دوزخ ہمیشہ تکالیف سے بدن
کی مشقت سے عبارت ہے۔ غرض اور اسی قسم کی خرافات کے قائل ہیں۔ یہ
بھی کہتے ہیں کہ خدا نہ موجود ہے نہ معدوم نہ عالم ہے نہ جاہل، نہ قادر
ہے نہ عاجز۔ جب حسن بن محمد صباح ظاہر ہوا تو اس نے دعوت کو زندہ
کیا اور خود کو امام کا نائب ٹھہرایا کیونکہ ان کا گمان ہے کہ کوئی زمانہ امام سے
خالی نہیں۔ یہ عوام کو خواص کے علوم سے باز رکھتے ہیں اور خواص کو کتب
متقدمین میں غور و خوض سے تاکہ ان کے فضائح اور قبائح پر ان کو اطلاع نہ ہو،
یہ فلسفہ کی روشنی میں چلتے ہیں اور شریعتوں پہ مذاق اڑاتے ہیں۔ طائفہ زیدیہ
جو زید بن علی بن زین العابدین کی طرف منسوب ہے۔ تین گروہوں میں بٹا
ہوا ہے۔ ایک گروہ کا نام جارودیہ ہے یہ بنص خفی علیؓ کی امامت کے
قائل ہیں صحابہ کو کافر ٹھہراتے ہیں کیونکہ انھوں نے بعد پیغمبر علیہ السلام حضرت
علیؓ سے بیعت نہیں کی دوسرا فرقہ سلیمانیہ کہلاتا ہے۔ یہ امامت کا دارومدار

Marfat.com

ترتیب است کہ بعد امام جعفرؓ پسر او امام ابو موسیٰ کاظمؒ
است و بعد ازان امام علی بن موسیٰ الرضا و بعد او
محمد بن علی التقی و بعد او حسن بن علی الزکی و بعد او
محمد بن الحسن و ہو الامام المنتظر و اوائل ایشان از تمادی ایام
بعضی رجوع کردند و بعضی دیگر بجانب مشتبہ ھذا آخر
بیان فرقتہم الضالۃ والمضلۃ و چند گروہ دیگر ایشان
را ازان ذکر نکردہ کہ در اصول و عقائد بطوائف مذکور موافقت
کردند در چند مسئلہ کہ اختلاف نیز دارند. پوشیدہ نماند
ہر شخص کہ او درایہ و تمیز دارد و بر حقیقۃ مطالب ایشان
اطلاع یابد بی آنکہ رجوع بدلائل نماید حکم بفساد آنہا کند
چندان مقاصد موہومہ مبینۃ الفساد و بداہۃ البطلان
اند وایشان از کمال جہالت خود را باہل بیت پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم و ائمہ اثنا عشر نسبت میکنند
و بمتابعت و موالات آنہا ادعامی نمایند حاشا و کلا ثم
حاشا و کلا ایشان از محبت مفرط بیزار اند و بمتابعہ
قبول نمی دارند و محبت این بدکیشان در رنگ محبت
نصاریٰ است بحضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کہ از فرط
ضلالۃ او را بخدائی می پرستیدند و او ازان محبت بیزار بود
و یؤیدہ ما نقل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال لی النبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فیک مثل من عیسیٰ البغضۃ الیہود
حتی بہتوا امہ واحبتنا النصاریٰ حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی

Marfat.com

شوریٰ پر رکھتے ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ کو امام جانتے ہیں البتہ لوگوں کو خطاکار خیال کرتے ہیں کہ انھوں نے علیؓ کی موجودگی میں ان دو بزرگوں سے بیعت کی لیکن اس خطا کو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتے۔ عثمانؓ طلحہؓ زبیرؓ اور عائشہؓ کو کافر کہتے ہیں۔ تیسرا فرقہ تبریہ کے نام سے مشہور ہے یہ فرقہ سلیمانیہ کے ساتھ متفق العقیدہ ہیں البتہ عثمانؓ کی امامت ماننے میں تامل کرتے ہیں آجکل اکثر زیدیہ اصول میں معتزلہ کے پیرو ہیں اور فروع میں امام ابوحنیفہ کے تبع۔ البتہ چند مسائل میں مختلف الخیال ہیں۔ ان میں سے امامیہ فرقہ کے لوگ نص جلی سے حضرت علیؓ کی خلافت کو مانتے ہیں صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں امامت کا سلسلہ امام جعفرؒ تک چلاتے ہیں ان کے بعد امام منصوص میں اختلاف کرتے ہیں انہیں اکثر اس سلسلہ امامت کے قائل ہیں کہ امام جعفرؒ کے بعد آپکے صاحبزادہ امام ابو موسیٰ کاظم انکے بعد امام علی بن موسیٰ الرضا ان کے بعد محمد بن علی التقی ان کے بعد حسن بن علی الزکی ان کے بعد محمد بن حسن اور یہی امام منتظر کہلاتے ہیں، پھر زمانہ گزرنے پر ان کے اگلوں کے دو فریق ہو گئے بعض نے معتزلہ کی طرف رجوع کر لیا اور بعض فرقہ مشبہ میں جا ملے۔ یہ ہیں ان شیعہ کے گمراہ اور گمراہ کن فرقے۔ ان کے بعض اور فرقوں کو نظر انداز اس لیے کیا گیا کہ وہ اصول و عقائد میں مذکورہ فرقوں کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں گو چند مسائل میں ان کو اختلاف بھی ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ان شیعہ کے مقاصد کچھ ایسے موہوم بین الفساد اور ظاہر البطلان ہیں کہ جو شخص بھی ذرا عقل و تمیز رکھتا ہے اور ان کے مطالب کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے بغیر دلیل معلوم کیے فوراً ان کے لغو اور بیہودہ ہونے کا حکم لگاتا ہے۔ یہ ان کی جہالت ہی کا تقاضا ہے کہ خود کو اہل بیت اور ائمہ اثنا عشرہ سے منسوب کرتے ہیں اور ان کے

Marfat.com

لیست لہ ثم قال یہلک فی رجلان محب مفرط یفرطنی بما لیس فی ومبغض یحملہ شنآنی علی ان یبہتنی (رواہ احمد)
وقولہ تعالی اذ تبرأ الذین اتبعوا نشان حال ایشان است یعنی وقتی کہ متبوعان از تابعان بیزار شوند ومتابعہ قبول ندارند ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب. فالان نشرع فی جواب اعتراضاتھم الواھیۃ معتصما بحبل اللہ الملک الاکبر انہ علی ما یشاء قدیر بالاجابہ جدیر قال علماء ما وراء النھر شکر اللہ تعالی سعیھم حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کمال تعظیم وتوقیر خلفاء ثلثہ میداشتند ودر مدح ھر یک احادیث کثیرہ وارد گشتہ وجمیع اقوال وافعال آنحضرت بمطابق آیہ کریمہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی بموجب وحی است وشیعہ کہ مذمت ایشان میکنند مخالفہ وحی میکنند ومخالفہ وحی کفر است شیعہ در جواب آنہا اول بطریق معارضہ گفتند کہ از دلیل قدح خلفای ثلثہ وبطلان خلافت ایشان لازم می آید زیرا کہ در شرح مواقف از آمدی کہ از اکابر اہل سنت است منقول است کہ قریب بوقت رحلت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم درمیان اہل اسلام مخالفہ واقع شد ومخالفہ اول این بود کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

ساتھ مبالغہ کا دم بھرتے ہیں خدا کی پناہ یہ بزرگ تو خود ان کی مبالغہ آمیز محبت سے بیزار ہیں اور ان کی متابعت پر راضی نہیں بلکہ ان بدکیشوں کی محبت نصاریٰ کی محبت سے ملتی جلتی ہے جو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رکھا کرتے تھے کہ آخر اپنی انتہائی گمراہی کے باعث ان کو خدا کے ساتھ پوجنے لگے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ اس محبت سے بیزار تھے چنانچہ حضرت علیؓ کی روایت اس کی تائید کرتی ہے کہ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم میں عیسیٰ سے مشابہت ہے کہ یہودیوں نے ان کو برا سمجھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر زنا کی تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو اتنا پسند کیا اور محبوب قرار دیا کہ ان کو اس درجے پر پہنچایا جو ان کے لیے ثابت نہیں ہے (یعنی خدا کا بیٹا کہا) پھر فرمایا کہ میرے (علیؓ) معاملے میں دو جماعتیں ہلاک ہوں گی ایک تو وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت رکھنے والے ہوں گے اور مجھ میں وہ خوبیاں بتائیں گے جو مجھ میں نہ ہوں گی دوسرے وہ جو میرے دشمن ہوں گے اور مجھ سے دشمنی ان کو اس پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "جبکہ بیزار ہو گئے وہ لوگ کہ پیشوا تھے ان لوگوں سے کہ پیروی کرتے تھے۔ ان کے حال کی صحیح ترجمانی ہے۔ اے پروردگار جب ہدایت دے تو ہم کو تو نہ پھیر ہمارے دلوں کو اور بخش ہم کو اپنے پاس سے رحمت البتہ تو رحمت دینے والا ہے۔ اب ہم ان کے واہی تباہی اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ چھیڑتے ہیں اور خدائے برتر پر بھروسہ کرتے ہیں جو سب سے بڑا بادشاہ ہے جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور اپنے بندے کی دعا کو قبول فرماتا ہے حضرات علماء ماوراء النہر نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما

Marfat.com

در مرض موت فرمود که ایتونی بقرطاس اکتب لکم شیئاً لا تضلوا بعدی (بخاری و مسلم) و عمرؓ باین امر راضی نشده گفت ان الرجل غلبته الوجع وعندنا کتاب الله حسبنا، پس صحابہ اختلاف کردند تا آواز بسیار شد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ازین معنی آزرده شد فرمود که برخیزید پیش من تنازع سزاوار نیست ومخالفه دوم آن بود که بعد از قضیۂ مذکوره پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جمعی رامقرر ساخت که ہمراه اُسامہ بسفرے روند وبعض ازاں جمع تخلف نمودند وبعرض پیغمبر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم رسیده آں حضرت مکرر مبالغہ فرمودند که جهزوا جیش اُسامةؓ لعن اللہ من تخلف عنہ ومع هذا آں بعض تخلف کردند ومتابعۃ نمودند پس گوئیم امری که حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم درباب نوشتن وصیت فرمودند بمقتضائے کریمہ مذکوره وحی است ومنعی که عمرؓ کرده منع ورد وحی است ورد وحی کفر است علی ما اعترفتم به وعلی ما دل علیہ قولہ تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الکافرون وکافر قابل خلافت پیغمبر نیست صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ونیز تخلف از جیش اُسامۃ بمقتضائے دلیل مذکور کفر است ومستخلفان خلفائے ثلثہ اند باتفاق وچوں حضرات درصحیفہ شریفہ اعتراف نمودند که فعل حضرت وحی است والواقع

Marfat.com

کہ جناب پیغمبر علیہ السلام نے حضرات خلفاء ثلثہ کی بڑی تعظیم و توقیر ظاہر
فرمائی ہے اور ہر سہ بزرگوں کی مدح و تعریف میں بہت سی حدیثیں منقول
ہیں اور آنحضرتؐ کے اقوال و افعال بموجب آیتہ کریمہ " اور نہیں بولتے
آپ خواہش سے وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے " سراسر وحی
ہیں اور شیعہ جب ان بزرگوں کی مذمت کرتے ہیں تو گویا وحی کی مخالفت
کرتے ہیں اور وحی کی مخالفت کھلا کفر ہے۔ شیعہ اس کے جواب میں للجبر
معارضہ کہتے ہیں کہ دلیل سے خلفاء کی شان میں قدح اور ان کی خلافت
کا بطلان لازم آتا ہے کیونکہ شرح مواقف میں آمدی کا یہ قول نقل کیا ہے
جو اکابر اہل سنت میں سے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے وقت
اہل اسلام میں آراء کا اختلاف پیدا ہو گیا پہلا اختلاف یہ تھا کہ حضرت
پیغمبر علیہ السلام نے مرض موت میں ارشاد فرمایا میرے پاس کاغذ لاؤ
کہ میں تمہارے لیے کچھ لکھدوں تاکہ تم میرے بعد نہ بہکو حضرت عمر رضؓ
اس بات پر راضی نہیں ہوئے کہا کہ آپ پر مرض کا غلبہ ہے اور ہمارے
پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہم کو کافی ہے، غرض صحابہ نے اس بارے
میں اختلاف کیا اور ایک شور و غل کی آواز پیدا ہو گئی اس کیفیت سے
آنحضرتؐ آزردہ خاطر ہوئے فرمایا اٹھو میرے سامنے جھگڑا مناسب
نہیں دوسرا اختلاف یہ تھا کہ واقعہ معلومہ کے بعد پیغمبر نے ایک جماعت
کو نامزد فرمایا کہ اسامہؓ کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوں اس جماعت میں سے
بعض نے تعمیل میں سستی برتی جب آنحضرتؐ کو اس کی خبر ملی تو آپنے بڑے
اصرار سے فرمایا اسامہؓ کے لشکر کو تیار کرو جو اس سے جان چرائے اللہ
کی اس پر لعنت ہو اس تاکید کے باوجود بعض نے تعمیل کے لیے قدم نہیں

Marfat.com

ایضاً کذالک پس گویم اخراج حضرت پیغمبر مروان را از مدینه بالضرور وحی است و آوردن عثمان او را تفویض امور بامر و تعظیم او کفر است بدو وجه اول دلیلی که حضرت فرمودند وجه دوم قوله تعالیٰ لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ و رسوله ولو کانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم ۔ اقول و باللہ العصمۃ والتوفیق لانسلم که جمیع اقوال و افعال آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیه و آله وسلم بموجب وحی است و استشهاد ایشان بکریمه غیر تام است زیرا که آں مختص بقرآن است قال القاضی البیضاوی معنی قوله سبحانه وما ینطق عن الهوی وما یصدر نطقه بالقرآن عن الهوی و ایضاً اگر جمیع افعال و اقوال آنحضرت صلے اللہ علیه وسلم بموجب وحی میبود بر بعض اقوال و افعال آنسرور علیه الصلوٰۃ والسلام اعتراض وارد نمی شد و عتاب نمی آمد کما فی قوله تعالیٰ یا ایها النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک و قوله عز وجل عفا اللہ عنک لم اذنت لهم و قوله سبحانه ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا و قوله تعالےٰ لا تصل علی احد منهم مات ابدا ۔ بروایتی ورود این بعد از ادای نماز آنسرور است صلی اللہ علیه وسلم برای منافق و بروایتی پیش از ادای نماز بر آن و بعد از عزم بر ادای آن و بهر تقدیر نهی از

Marfat.com

اٹھایا اور آپ کی بات نہ مانی لہذا ہم کہتے ہیں کہ جس امر کے لکھ لینے کی آنجناب نے وصیت فرمائی وہ آیت مذکورہ کے بموجب وحی ہے اور عمرؓ نے جب اس امر کو رد کیا تو وہ ردِ وحی ہوا اور ردِ وحی کفر ہے اس کا تم کو بھی اعتراف ہے پھر اللہ کا یہ کلام بھی اسی پر دال ہے کہ جنہوں نے اللہ کے اُتارے ہوئے فرمان کے مطابق فیصلہ نہیں کیا وہ کافر ہیں اور کافر پیغمبرؐ کی خلافت کی اہلیت نہیں رکھتا اور نیز جیش اسامہؓ میں شریک ہونے سے جان چرانا بموجب دلیل کفر ہے اور باتفاق رائے حضرات خلفاء ثلثہ ہی شرکت سے بچے اور کنارہ کش رہے بعد ازاں جب حضرات علما اعتراف کرچکے ہیں کہ آنحضرتؐ کا فعل وحی ہے اور حقیقت میں ہے بھی ایسا ہی تو ہم کہتے ہیں کہ آنجنابؐ کا مروان کو مدینہ سے نکال دینا لازمی وحی ہے پھر حضرت عثمانؓ کا اس کو بلا لینا معاملات اس کے سپرد کرنا اور اس کی عزت کرنا دو وجہوں سے کفر ہے اول اسی دلیل کی رُو سے جو ابھی حضرات کرام نے بیان فرمائی دوسرے بموجب فرمان الہٰی "نہ پائیں گے آپ کسی قوم کو جو ایمان لاتے ہوں اللہ اور دن آخرت پر کہ دوستی کریں اس شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کا اگرچہ ہوں باپ ان کے یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبا انکا" اب ہم توفیق الہٰی پر بھروسہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم کو تسلیم نہیں کہ آنحضرتؐ کے تمام اقوال وافعال بروئے وحی ہیں اور آیت کریمہ سے شہادت پیش کرنا مفید مطلب نہیں کیونکہ وہ قرآن کے ساتھ مخصوص ہے، قاضی بیضاوی فرماتے ہیں کہ اللہ کا فرمان عالی وما ینطق عن الھویٰ اس مطلب کی طرف مشیر ہے کہ قرآن کی کوئی بات اپنی خواہش سے ادا نہیں فرماتے۔ اور اگر ایسا

Marfat.com

نعل متحقق است سواء کان فعل الجوارح او فعل القلب و امثال ذلك فی القرآن کثیرة۔ پس تواند بود کہ بعض افعال و اقوال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام از روی رائے و اجتہاد باشد قال البیضاوی فی تفسیر قولہ عزوجل ماکان النبی الخ الایہ دلیل علی ان الانبیاء یجتہدون وانہ قد یکون خطاء ولکن لا یقرون علیہ و اصحاب کرام در امور عقلیہ و احکام اجتہادیہ مجال اختلاف و مساغ خلاف داشتند، و در بعضی از او قائع وحی موافق رائے اصحاب نازل شدہ چنانکہ در اساری بدر مطابق رائے امیرالمومنین عمرؓ وحی آمدہ چہ توجہ آنسرور باموعقلیہ کمتر بود۔

قال القاضی البیضاوی روی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتی بیوم بدر بسبعین اسیرا منہم العباس وعقیل بن ابی طالب فشاور فیہم فقال ابوبکرؓ قومك واهلك استبقهم لعل اللہ تعالیٰ یتوب علیہم وخذ منہم فدیۃ تقوی بها اصحابك وقال عمرؓ اضرب اعناقهم فانهم ائمۃ الکفر وان اللہ اغناك عن الفداء مکنی من فلان ومکن علیا

Marfat.com

ہوتا کہ آپ کے تمام اقوال و افعال وحی کے بموجب ہوتے تو بعض اقوال و افعال آنحضرت پر یہ اعتراض نہ ہوتا اور حضرت عزاسمہ سے عتاب وارد نہ ہوتا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ۔ اے نبی کیوں آپ حرام کرتے ہیں اس کو جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا کیا آپ ازواج کی مرضی چاہتے ہیں ۔ یا فرمان الٰہی ہے اللہ نے آپ کو معاف کیا ، آپ نے ان کو کیوں اجازت دی یا ارشاد باری ہے ۔ اور نبی کو نہیں چاہیے کہ اس کے قیدی ہوں مگر یہ کہ خون گرادے زمین میں تم دنیا کا سامان چاہتے ہو ۔ اور فرمان خداوندی ہے ۔ اور نہ نماز پڑھیے کسی پر ان میں سے جو مرجاوے ۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ منافق پر آنحضرت کے نماز پڑھنے کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور دوسری سے پتہ چلتا ہے کہ نماز سے پہلے صرف ارادہ نماز کے بعد اس آیت کا نزول ہوا ، بہر حال فعل سے نہی کا ثبوت بہم پہنچتا ہے خواہ وہ اعضائے بدنی کا فعل ہو یا دل کا ۔ اس قسم کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ہیں تو ہوسکتا ہے آنجنابؐ کے بعض افعال و اقوال رائے اور اجتہاد سے ہوں قاضی بیضاوی آیت ۔ ما کان للنبی الخ ۔ کی تفسیر کے ذیل میں کہتے ہیں یہ آیت اس امر کی دلیل ہے کہ حضرات انبیا اجتہاد کرتے ہیں اور اجتہاد کبھی خطا ہوتا ہے لیکن وہ اس اجتہاد پر قائم نہیں رہتے اور صحابہ کرام عقلی اور اجتہادی امور و احکام میں اختلاف کی گنجائش اور خلاف کا حق رکھتے تھے ۔ بعض وقت صحابہ کی رائے پر وحی نازل ہوتی چنانچہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمرؓ کی رائے پر وحی آئی اور یہ اس لیے کہ آنحضرت کی توجہ مبارک امور عقلیہ کی طرف کم تھی ۔ قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ روایت ہے کہ آنحضرت کے پاس یوم بدر میں ۷۰ قیدی لائے گئے جن میں عباسؓ اور عقیل بن ابی طالبؓ بھی تھے

Marfat.com

وحمزہ من اخواننا فلنضرب اعناقہم فلم یعد ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال ان اللہ لیلین قلوب رجال حتی یکون الین من اللبن و ان اللہ یشدد قلوب رجال حتی تکون اشد من الحجارۃ وان مثلک یا ابا بکر مثل ابراھیم علی نبینا وعلیہ وآلہ افضل الصلوۃ والتسلیمات قال فمن تبعنی فانہ منی و من عصانی فانک غفور رحیم و مثلک یا عمر مثل نوح علی نبینا وعلیہ وآلہ الصلوۃ قال لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ فخیر اصحابہ فاخذ الفدیۃ فنزلت یعنی آیۃ ما کان النبی فدخل عمر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاذا ھو وابوبکر یبکیان فقال یا رسول اللہ اخبرنی فان اجد بکاء بکیت والا تباکیت فقال ابکی علی اصحابی فی اخذھم الفداء ولقد عرض علی عذابہم

Marfat.com

آپ نے ان کے بارہ میں مشورہ فرمایا ابوبکرؓ بولے یہ آپ کی قوم ہے آپ کے
اہل ہیں انکو باقی رکھیے شاید اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول فرمائے اور ان سے ف.یہ
قبول فرمائے، جس سے آپ کے اصحاب قوت حاصل کریں حضرت عمرؓ نے
کہا ان کی گردن اڑا دیجئے کیونکہ یہ کافروں کے پیشوا ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ
نے فدیہ سے بے نیاز کیا ہے فلاں مجھ کو سپرد کیجئے اور علیؓ اور حمزہؓ کو ان کے
بھائی حوالے کیجئے ہم ان کا سر قلم کریں آنجناب کو یہ رائے پسند نہ آئی
فرمایا اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دلوں کو دودھ سے زائد نرم کر دیتا ہے
اور بعض کے دلوں کو پتھر سے زائد سخت بنا دیتا ہے. اور اے ابوبکرؓ تمہاری
مثال حضرت ابراہیم کی سی ہے جنہوں نے فرمایا جس نے میری پیروی کی وہ
میری امت ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو گناہ بخشنے والا اور رحم
کرنے والا ہے اور اے عمرؓ تمہاری مثال نوحؑ کی سی ہے جنہوں نے
فرمایا اے رب کسی کافر کو زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ پس آپ نے اپنے
اصحاب کو اختیار دیا خواہ قتل کریں خواہ فدیہ لیں، انھوں نے
فدیہ لیا پس یہ آیت اتری ما کان لنبی اس کے بعد عمرؓ آنجناب کے
پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ اور ابوبکرؓ رو رہے ہیں، عمرؓ بولے
یارسول اللہ رونے کا راز مجھے بھی بتلائیے اگر رونا آئے روؤں
ورنہ رونی صورت تو کم از کم بناؤں، آپ نے فرمایا کہ میں اپنے
اصحاب پر رو رہا ہوں کہ انھوں نے فدیہ لیا اور مجھ پر انکا عذاب پیش
کیا گیا جو اس درخت سے بھی قریب تر تھا، قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ آنحضرت
سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سوائے
عمرؓ اور سعد بن معاذؓ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ انھوں نے بھی قتل کا مشورہ

Marfat.com

ادنی من هذه الشجرة بشجرة نتریبه
قال القاضی البیضاوی روی انه
علیه السلام قال لو نزل العذاب
لما نجا منه غیر عمر و سعد بن
معاذ وذلک لانه اشار باثخان ایضا
پس گریم تواند بود امر آں حضرت باتیان قرطاس
وتجهیز جیش اسامه وهمچنیں اخراج آنحضرت از مروان
را بطریق وحی نباشد بلکه بطریق رای و
اجتهاد باشد و مخالفت آنها لا نسلم که کفر است
زیرا که ازیں قسم مخالفت از اصحاب کرام آمده چنانکه
بالا گزشت و باوجود تحقیق زمان نزول وحی انکار
بریں مخالفه وارد نشده و عتاب نیامده و حال آنکه
اندک چیز از سوء ادب به نسبت بآنسرور علیه السلام
از اصحاب کرام صادر میشد حق سبحانه و تعالی فی الحال
از افعال نهی میکرد و بر مباشران وعید نازل می
فرمود کما قال عزمن قائل
یا ایها الذین امنوا لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی ولا
تجهروا له بالقول کجهر بعضکم
لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم
لا تشعرون.

Marfat.com

دیا تھا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرتؐ کا کاغذ منگوانے کے لیے حکم دینا یا جیش اسامہ کی تیاری کے لیے فرمانا اور اسی طرح آپ کا مردان کو نکلوانا بطریق وحی نہ ہو بلکہ محض رائے اور اجتہاد سے ہو۔ لہذا ان امور کی مخالفت کو ہم کفر تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اس طرح کی مخالفت صحابہ سے ثابت ہے جیسا کہ ابھی گزرا۔ اور باوجود اس کے کہ نزول وحی کا سلسلہ جاری تھا کوئی عتاب یا انکار اس پر حضرت باری سے وارد نہیں ہوا حالانکہ آنحضرت کی شان والا میں صحابہ کرام کی طرف سے ذرا سی بے ادبی واقع ہونے پر حق سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے نہی وارد ہوتی اور مرتکبین بے ادبی پر وعید نازل ہوتی چنانچہ حضرت عز اسمہ فرماتے ہیں اے ایمان والو اپنی آواز کو نبی کی آواز سے اونچا نہ اٹھاؤ اور گفتگو بلند آوازی سے جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو نہ کیا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل ضایع ہو جائیں اور تم کو علم بھی نہ ہو۔ شارح مواقف نے آمدی سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مسلمان ایک ہی عقیدہ پر قائم تھے۔ سوائے ان لوگوں کے جو نفاق کو چھپاتے تھے اور موافقت کو ظاہر کرتے تھے۔ پھر ان میں آپس میں اختلاف رونما ہوا۔ پہلے ان امور اجتہادیہ میں جن سے نہ تو ایمان واجب ہوتا نہ کفر واجب ہوا ان کی غرض اس سے دین کے مراسم کو قائم کرنا اور شریعت کے طرق کی پابندی تھی، چنانچہ ایک اختلاف ان کا وہ تھا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض موت میں آپؐ کے فرمان ایتونی بقرطاس کے ذیل میں رونما ہوا یا وہ اختلاف جو جیش اسامہؓ سے پیچھے رہنے میں واقع ہوا بعض نے

Marfat.com

قال شارح المواقف نقلا عن الآمدی حیث قال کان المسلمون عند وفات النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم علی عقیدۃ واحدۃ الا من کان ینطوی النفاق ویظہر الوفاق ثم نشاء الخلاف فیما بینہم اولا فی امور اجتہاریۃ لا یوجب ایمانا ولا کفراً وکان غرضہم منہا اقامۃ مراسم الدین وادامۃ مناہج الشرع القویم وذلک کاختلافہم عند قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرض موتہ ایتونی بقرطاس الخ وکاختلافہم بعد ذلک فی التخلف عن جیش اسامۃ فقال قوم بوجوب الاتباع لقولہ علیہ السلام جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہ وقال قوم بالتخلف انتظاراً لما یکون من رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم فی مرضتہ

اگر کسے گوید و اثبات مقدمہ ممنوعہ نماید کہ ثبوت اجتہاد آنسرور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از وحی بودہ پس صادق آمد کہ جمیع افعال و اقوال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام بموجب وحی است چہ احکام اجتہادیہ ہم برین تقدیر بموجب وحی شدہ گوئیم کہ مراد از جمیع افعال و اقوال ہر قول وفعل اوست صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم خاصۃ علی سبیل التفصیل کما لا یخفی علی فطن المتأمل ولا

Marfat.com

اتباع کو واجب قرار دیا بموجب حکم علیہ السلام جھزوا جیش اسامۃؓ لعن اللہ من تخلف عنہ اور بعض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا انجام دیکھنے کے انتظار میں پیچھے رہے۔ اگر اس پر اعتراض کرے اور اسی مقدمہ کو جس پر کہ منع وارد کیا گیا ہے ثابت کرنے لگے کہ آنسرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اجتہاد کا ثبوت بھی تو وحی سے ہوا ہے، پس صادق آیا کہ جمیع افعال واقوال آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بموجب وحی ہی ہوں کیونکہ احکام اجتہادیہ اس صورت میں بذریعہ وحی ہی ثابت ہوئے ہیں جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جمیع افعال واقوال سے مراد ہر فعل اور ہر قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاص خاص طور پر تفصیلا ہے جیسا کہ سمجھدار دقیق النظر انسان پر پوشیدہ نہیں۔ ورنہ لازم آتا ہے کہ مجتہدین کے تمام اقوال وافعال موجب وحی ہوں کیونکہ ان کا اجتہاد بھی تو وحی سے ثابت ہے۔ عقلمند اس سے عبرت حاصل کریں علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ اس مقدمہ کا اثبات کوئی نفع نہیں دیتا اس لیے کہ اس کی نفی دوسرا ایک مقدمہ ہے وہ یہ کہ نبی صلعم کے جمیع افعال واقوال وحی سے ثابت ہونے کی تقدیر پر ان کی مخالفت کا کفر ہونا ہے اور اس کا حال گزر چکا۔ اب علماء ما وراء النہر کی عبارت میں ان کے اس قول سے مراد کہ آپ کے تمام افعال واقوال بموجب وحی ہیں وہ امور ہیں جو امور اجتہادیہ کے علاوہ آپ سے صادر ہوئے خواہ وہ وحی خفی سے ہوں یا وحی جلی سے اور اسی قدر تعمیم ان کے مقصد میں کافی ہے ظاہر ہے وہ احادیث جو خلفائے ثلثہ کی مدح وستائش میں وارد ہیں ان کا شمار غیب کی خبروں میں ہے اور غیب بطریق وحی معلوم ہو سکتا ہے

Marfat.com

یلزم ان یکون اقوال جمیع المجتهدین وافعالهم بموجب الوحی لان اجتهادهم ثبت بالوحی والنص فما عبروا یا اولی الابصار علی انا نقول اثبات تلك المقدمة لا یجدی نفعا لان مفتاح المقدمة القایلة بان مخالفتها کفر وسند ما مر فافهم.
وآنچه در بداوة عبارت علماء ماوراء النهر واقع شده که جمیع افعال واقوال آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب وحی است مراد ازان واللہ سبحانہ اعلم سوائے امور اجتہادیہ که ازان سرور علیہ الصلوٰة والسلام صادر شدہ سواء کان بالوحی الجلی او بالخفی وہمیں قدر از تعمیم در مدعاء ایشان کافی است چہ احادیثے که در مدائح خلفائے ثلثہ وارد گشتہ اند از قبیل اخبار از مغیبات اند وھو بطریق الوحی لا غیر ولا مدخل للرای والاجتھاد فیہ قال عزوجل وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو وقال سبحانہ عالم الغیب لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول. اما برین تقدیر لازم است که از کریمہ وما ینطق عن الھوی عام از قرآن ووحی خفی مراد دارند کما لا یخفی شک نیست که از انکار ومخالفت چنیں افعال و اقوال انکار ومخالفت وحی لازم آید ومخالفت وحی کفر است والاحادیث الواردة فی مدحہم الدالة علی انہا اعلام اللہ سبحانہ کثیرة بحیث وصلت لکثرة الطرق وتعدد

Marfat.com

رائے اور اجتہاد کو اس میں کوئی دخل نہیں خدائے عزوجل نے فرمایا اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ غیب کا جاننے والا ہے، اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر جس کو چاہے اپنے رسولوں میں سے لیکن بدیں صورت لازم آتا ہے کہ آیہ کریمہ وما ینطق عن الہوی سے وہ عام معنی مراد ہوں جو قرآن اور وحی خفی ہر دو کو شامل ہے اور شک نہیں کہ اس قسم کے اقوال و افعال سے انکار اور ان کی مخالفت سے وحی کی مخالفت اور اس کا انکار لازم آتا ہے اور وحی کی مخالفت کفر ہے۔ اور نیز وہ احادیث جو ان بزرگوں کی مدح و ستائش میں وارد ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص سرمایہ علم بخشتی ہیں کثیر تعداد میں ہیں یہاں تک کہ اگر ان کی کثرت طرق و تعدد رواۃ کا لحاظ کیا جائے تو وہ شہرت کی حد تک یا معنیً تواتر کے درجہ تک پہنچتی ہیں ہم ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں مثلاً ایک وہ جو ترمذی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بدیں معنی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ابوبکرؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم میرے غار کے ساتھی ہو اور حوض کوثر پر میرے رفیق یا انہیں ترمذی کی بیان کردہ حدیث کہ آپ نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت کے لوگ داخل ہوں گے حضرت ابوبکرؓ بولے یا رسول اللہ میری آرزو ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ تم تو جنت میں سب سے پہلے داخل ہو گے۔ بخاری و مسلم میں حدیث نقل ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک چھوکری تھی، میں نے پوچھا یہ کس کی ہے کہا گیا کہ یہ عمر بن الخطابؓ کی ہے میرا ارادہ

Marfat.com

الرواة الى حد الشهرة بل الى حد التواتر معنى فلنذكر عدة منها ما روى الترمذى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لابى بكر انت صاحبى فى الغار وصاحبى على الحوض ومنها ما روى الترمذى ايضا عنه عليه الصلوٰة والسلام انه قال اتانى جبرئيل فاخذ بيدى فارانى باب الجنة يدخل امرا من امتى فقال ابو بكر يا رسول الله وددت انى كنت معك حتى انظر الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة ومنها ما روى البخارى ومسلم عن النبى صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم انه قال دخلت الجنة الى ان قال رأيت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن قال لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر اليها فذكرت غيرتك فقال عمرؓ بابى وامى يا رسول الله أعليك أغار. ومنها ما رواه ابن ماجة من النبى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم انه قال ذلك الرجل ارفع امتى درجة فى الجنة قال ابو سعيد والله ما كنا نرى ذلك الرجل الا عمر بن الخطابؓ حتى مضى لسبيله ومنها ما اخرج ابو على من عمار بن ياسر انه قال صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ما قدمت ابا بكرؓ وعمرؓ ولكن الله قدمهما. ومنها ما اخرج ابو على

Marfat.com

چاہا کہ اس کے اندر جاکر لونڈی کو دیکھوں لیکن اے عمرؓ تمہاری غیرت مجھکو یاد آئی حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ پر مجھے غیرت ہو سکتی ہے۔ ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری امت کا جنت میں سب سے بلند درجہ کا ہوگا۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ہم اس شخص سے مراد سوائے عمرؓ کے کسی کو نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ انھوں نے وفات پائی۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جو ابو علی عمار بن یاسرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو مقدم نہیں بنایا بلکہ خود خدا تعالیٰ نے ان کو مقدم ٹھہرایا۔ یا وہ حدیث جو ابو علی بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جبرئیل آئے میں نے ان سے کہا کہ عمر بن الخطابؓ کے فضائل بیان کیجئے انھوں نے جواب دیا اگر میں ان کے فضائل اس قدر مدت بیان کروں جس قدر مدت نوحؑ اپنی قوم میں رہے تو بھی ان کے فضائل ختم نہ ہوں اور عمرؓ ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے۔ جس کو ترمذی اور ابن ماجہ علی ابن ابی طالب و انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہیں اولین سے آخرین تک سوائے انبیاء اور مرسلین کے۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل غور ہے جو بخاری و مسلم موسیٰ اشعریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں مدینہ کے ایک باغ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک شخص آئے انھوں نے دروازہ کھلوانا چاہا آپ نے فرمایا دروازہ کھولو اور ان کو جنت کی خوشخبری دو میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابوبکرؓ ہیں۔ میں نے ان کو خوشخبری دی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا حضور اکرمؐ نے مجھ سے پھر فرمایا، دروازہ کھولو اور

Marfat.com

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اتی جبرئیل فقلت یا جبرئیل حدثنی بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتک مالبث نوح فی قومہ ما نفدت فضائلہ وان عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر ومنہا مارواہ الترمذی وابن ماجۃ عن علی بن ابی طالب وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ علیہ السلام قال ابوبکر وعمر سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین ومنہا ماروی البخاری ومسلم عن موسی الاشعری فقال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حیطان المدینۃ وجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افتح وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ابوبکر فبشرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا عمر فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ۔ ثم استفتح رجل فقال لی افتح وبشرہ بالجنۃ علی بلوی یصیبہ فاذا عثمان فاخبرتہ بما قال النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحمد اللہ سبحانہ ثم قال واللہ المستعان ہذا۔

وایضاً تسلیم کہ اخراج مروان بطریق وحی بودہ فلا نسلم کہ اخراج دفعی دائمی مراد آن سرور بودہ باشد چہ تواند بود کہ اخراج موقت وتغریب موجل خواستہ باشد چنانکہ آن سرور علیہ السلام در حد زنا فرمودہ البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام۔ وچون امیرالمومنین عثمان رض بر توقیت اخراج اطلاع داشت بعد مضی مدت او را بعد

آنے والے کو جنت کی خوش خبری سناؤ میں نے دروازہ کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ عمرؓ ہیں۔ میں نے ان کو خوش خبری سنائی انہوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ نے فرمایا دروازہ کھول اور بلوے میں جو مصیبت پہنچنے والی ہے، اس کے بدلے میں ان کو جنت کی خوش خبری سناؤ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے ان کو خوش خبری سنائی انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا، اللہ مددگار ہے۔

نیز اگر مان بھی لیا جائے کہ مروان کا نکالنا بہ وجہ دنیا تھا تو ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ اس کا نکالنا اور جلا وطنی ہمیشہ کے لیے تھی اور آنحضرتؐ کی یہی منشا تھی ایسا کیوں نہ ہو کہ اخراج وقتی ہو جلا وطنی مقررہ مدت تک ہو جیسا کہ آنحضرتؐ نے حد زنا میں فرمایا کنوارے کی کنواری کے ساتھ زنا پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اب چونکہ حضرت عثمان کو اخراج کی مدت کا پتہ تھا۔ سزا اور جلا وطنی کی مدت ختم ہونے پر آپ اس کو مدینے میں لے آئے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ رہی آیت لا تجد قوما الخ تو یہ کفار کی دوستی سے روکتی ہے اور مروان کا کفر ثابت نہیں کہ اس کی دوستی ممنوع قرار پائے لہذا کچھ انصاف کرو اور سینہ زوری نہ کرو تاکہ اندھی اونٹنی کی طرح بھٹکنے لگو۔ نیز شیعہ نے بطریق منع اور مناقضہ کہا کہ خلفائے ثلاثہ کی مدح جو آنحضرتؐ سے ثابت ہے وہ متفق علیہ فریقین نہیں کیوں کہ شیعہ کی کتابوں میں ان کا نشان تک نہیں اور جو احادیث مذمت پر دلالت کرتی ہیں مثلاً گزشتہ روایتیں (کہ فدک اور جیش اسامہؓ کی) یہ ہر دو فریق کی کتابوں میں درج ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی خاطر جائز قرار دیتے ہیں لہذا غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتماد لازمی

Marfat.com

وتغریب ادا به مدینه آورد ولا محذور فیه. و آیهٔ لا تجد قوماً الا
منع از مودت کفار می کند و کفر مروان ثابت نشده که مودت او ممنوع
باشد فافهم وانصف ولا تعسف فتحبط خبط العشواء و نیز شیعیان آنچ
بطریق منع و مناقضه گفتند که ورود مدح خلفای ثلثهٔ از حضرت پیغمبر صلی الله
علیه وسلم متفق علیه فریقین نیست چه در کتب شیعه اثرے ازان نیست
و آنچه دلالت بر ذم کند مثل روایتین مذکورتین و غیرهما در کتب
فریقین مسطور است و نیز بعض از اهل سنت تجویز وضع حدیث
برای مصلحت کرده اند پس اعتماد بر حدیث غیر متفق علیه نیست.

اقول فی دفع الاشکال بطریق اثبات المقدمة الممنوعة والله
سبحانه اعلم چون شیعه از کمال تعصب و عناد طعن سلف و سب
خلفای ثلثه بلکه تکفیر ایشان را اسلام و عبادت خود خیال کرده
در احادیث صحاح که در مدائح و مناقب ایشان اند بی سند و
دلیل جرح می کنند و تحریفات و تصرفات در آنها مینمایند حتی
که در کلام الله که مدار اسلام بران است و از صدر اول تواتر
منقول است و هیچ شبه باو راه نیافته و قبول زیادت و نقصان
نمیکند آیات مخترعه و کلمات مزخرفه در می آورند و در آیات قرآنی
تصحیفات مینمایند چنانکه در کریمه ان علینا جمعه وقرانه
فاذا قرانٰه فاتبع قرانه باین طریق تصحیف و تحریف
میکنند ان علیا جمعه وقرابته فاذا قرأته فاتبع
قرابته از کمال ضلالت میگویند که بعضی آیات قرآنی را
حضرت عثمانؓ پوشیده داشته است که در مدائح اهل بیت

Marfat.com

اٹھ جاتا ہے۔

دفع اشکال میں بطریق اثبات مقدمہ ممنوعہ ہم کہتے ہیں کہ جب شیعہ انتہائی تعصب و عناد سے اسلاف پر طعن اور خلفائے ثلثہ پر سب و شتم بلکہ ان کو کافر کہنے کو اسلام اور اپنی عبادت خیال کرتے ہیں تو صحابہ احادیث صحاح جو ان کے مناقب میں واقع ہیں ان میں بے سند و بے دلیل جرح و قدح کرتے ہیں اور ان میں تحریف و تصرف سے کام لیتے ہیں یہ تو کلام اللہ جس پہ مدار اسلام ہے اور قرن اول سے متواتر نقل ہے اور کسی شبہ کی اس میں گنجائش نہیں اور مطلق زیادتی و نقصان کا اس میں احتمال نہیں اس میں بھی گھڑی ہوئی آیتیں اور بناوٹی کلمے ملا دیتے ہیں اور آیات قرآنی میں تصحیف کو روا رکھتے ہیں چنانچہ آیہ کریمہ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قرانا ہ فاتبع قرانہ میں تصحیف اس طرح کر ڈالی اور اس طرح تحریف کا قلم چلایا ان علیا جمعہ وقرا بتہ فاذا قراتہ فاتبع قرابتہ انتہائی گمراہی کا شکار ہو کر یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ حضرت عثمان رضہ نے ان بعض آیات قرآنی کو چھپا لیا ہے جو اہل بیت کی مدح میں وارد تھیں اور ان کو قرآن میں شامل نہیں کیا۔ یہ بات بھی اوپر گزر چکی ہے کہ ان شیعہ کا ایک فرقہ اپنے گروہ کے نفع اور بہبود کے لیے جھوٹی گواہی کو روا رکھتا ہے انھیں برائیوں سے یہ لوگ طعن کے نشانہ بنے اور ان پر سے اعتماد اٹھ گیا اور ان کی عدالت ختم ہو گئی۔ ان کی تصنیف شدہ کتابیں اعتبار کھو بیٹھیں اور ان کا درجہ تحریف شدہ توریت و انجیل سے زائد نہ رہا۔ اہل سنت کی کتب صحاح میں مثلاً بخاری جو اصح کتب بعد القرآن ہے یا مسلم وغیرہ میں خلفائے ثلثہ کی

Marfat.com

بوده اند و آنها را داخل قرآن ساخته و نیز سابقاً گذشت که طائفه از ایشان شهادت زور از برای نفع و صلاح گروه خود تجویز کرده اند پس بواسطه این مفاسد مورد طعن گشتند و اعتماد و عدالت ایشان را بیک طرف شد و کتب مدونه ایشان از ورطهٔ اعتبار ساقط شدند و حکم توریت و انجیل محرفه گرفتند و در کتب اهل سنت مثل صحیح بخاری که اصح کتب بعد کتاب الله است و صحیح مسلم وغیرهما جز از مدائح و تعظیم خلفائے ثلثه نیست و آنچه ایشان از فساد طبیعت و انحراف مزاج خود ذم خیال کرده اند تصور باطل و خیال فاسد است و از قبیل وجدان صفرا است که مر شکر را تلخ داند تحقیق آن بالا گذشت . وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ و آنکه گفته اند که بعض اهل سنت وضع حدیث برائے مصلحت تجویز کرده اند پس اعتماد بر حدیث غیر متفق علیه نیست بر تقدیریست که اهل سنت کلام آن بعض رد نکنند و در مقام انکار او نباشند و اظهار کذب آن نمایند والواقع لیس کذالک بلکه ایشان در کتب خود کذب و افترا او را تصریح کرده اند و از درجهٔ اعتبار و اعتماد ساقط نموده فلا یعود الیهم شیئ ولا یلتبس الحق الواضح بالباطل الظاهر المبین بطلانه .

وایضاً شیعه در جواب بطریق منع گفتند که مخالفت خبر واحد لانسلم که کفر است چه مخالفت اخبار احاد از مجتهدین واقع

Marfat.com

مدح وستائش کے علاوہ کچھ نہیں اب یہ اپنے فساد طبع اور خرابی مزاج سے اس کو مذمت خیال کر بیٹھے۔ یہ ان کا سراسر خیال فاسد اور تصور باطل ہے۔ کوئی صفراوی مزاج والا جس طرح شکر کو کڑوا جانتا ہے بس یہی حال ان کا ہے اس کی تحقیق اوپر گزر چکی ہے اور جو کج طبع ہیں متشابہات کی تابعداری فتنہ انگیزی کی غرض سے کرتے ہیں۔ اور شیعہ کا یہ کہنا کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی بنا پر جائز سمجھتے ہیں اور اسی لیے غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتبار اٹھ گیا تو یہ بات جب وقعت رکھتی کہ اہل سنت نے اس قسم کے لوگوں کے کلام کو رد نہ کیا ہوتا اور تردید کا پہلو اختیار نہ کرتے اور ان کے کذب کو بے نقاب نہ کرتے لیکن اس کے برخلاف واقعہ تو یہ ہے کہ اہل سنت نے اپنی کتابوں میں ان کے کذب و افتراء کو وضاحت سے بیان کیا اور ان کے کلام کو درجہ اعتبار سے گرا دیا لہذا اب اہل سنت کی طرف کونسا قصور عائد ہو سکتا ہے۔ اب تو حق باطل سے نکھر کر صاف جدا ہو گیا نیز شیعہ نے جواب میں بطریق منع کہا کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ خبر واحد کی مخالفت کفر ہے کیونکہ ثابت ہے کہ مجتہدین نے خبر احاد کی مخالفت کی ہے واضح رہے کہ وہ احادیث جو صحابہ کرام کی مدح وستائش میں وارد ہیں اگرچہ باعتبار الفاظ احاد ہیں لیکن بلحاظ کثرت رواۃ اور تعدد طرق وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں جیسا کہ گزرا۔ اس میں تو بہرحال شک کی گنجائش نہیں کہ ان کے مطلب و مفہوم سے انکار کفر ہے اور اس قسم کی احادیث سے مخالفت مجتہدین سے ثابت نہیں ہے بلکہ امام ابوحنیفہ جو رئیس اہل سنت ہیں نہ صرف خبر واحد کو بلکہ اقوال صحابہ کو بھی قیاس

Marfat.com

شده، پوشیده نماند که احادیثی که در توصیف و تعظیم خلفای ثلثه وارد گشته اند اگرچه از روے لفظ احاد اند اما از کثرت رواة و تعدد طرق آنها بحد تواتر معنوی رسیده اند کما مر و شک نیست که انکار مدلول آنها کفر است و مخالفت چنیں اخبار احاد از مجتهدین واقع نشده است بلکه امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ که رئیس اہل سنت است نہ مطلق خبر واحد بلکہ اقوال صحابہ را بر قیاس مقدم میدارد و مخالفت آنہا تجویز نمی کند و ایضا شیعه بعد تسلیم ورود مدح خلفای ثلثه در جواب گفتند و منع تقدمه میکنند که تعظیم و توقیر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نسبت بخلفائے ثلثه قبل از صدور مخالفت از ایشان بود دلالت بر حسن و سلامتی عاقبت نمی کند چه عقوبت قبل صدور عصیان با آنکه معلوم الصدور باشد لائق نیست لہذا حضرت امیر از عمل ابن ملجم خبر داده عقوبت نفرمودند۔ پوشیده نماند احادیثی که در مدائح ایشان وارد گشته اند دلالت بر حسن و سلامة عاقبت میکنند و از امن خاتمه خبر میدهند چنانکه از احادیث مذکوره هم این دلالت مفہوم میشود و امثال ازیں احادیث از صحاح و حسان بسیار است و چنانچه عقوبت قبل صدور عصیان با آنکه معلوم الصدور باشد لائق نیست ہمچنیں مدح کسی که معلوم الذم و مستوجب عقوبت ہم است سزاوار مدح نیست فورود المدح یدل علی حسنهم حالا و مالا لہذا حضرت امیر ابن ملجم را ہر چند عقوبت نفرموده مدح و توصیف او به ہیچ وجه نه کرده

Marfat.com

پر مقدم رکھتے ہیں اور ان کی مخالفت کو روا نہیں رکھتے۔ نیز شیعہ خلفائے ثلثہ کی مدح میں وارد احادیث کو مانتے ہوئے جواب میں کہتے ہیں اور مقدمہ صحیحہ کو رد کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی تعظیم و توقیر تو خلفائے ثلثہ کی شان میں واقع ہے یہ مخالفت کے وقوع سے پہلے پہلے کی تھی اس سے نتیجہ کی سلامتی و بہتری کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ وہ گناہ جو ابھی صادر نہ ہوا ہو باوجودیکہ اس کا صدور معلوم ہو اس کی سزا قبل صدور مناسب نہیں چنانچہ حضرت امیرؓ نے ابن ملجم کی بدکرداری کا پتہ دے دیا تھا لیکن بایں ہمہ اس کو سزا نہیں دی۔

واضح ہو کہ جو احادیث ان کی مدح میں وارد ہیں ان کی عاقبت کی درستی اور بہتری کی کھلی دلیل ہیں اور ان کے پر امن خاتمہ کو بتاتی ہیں ان احادیث کا مضمون صاف اس کی طرف مشیر ہے اور اس قسم کی صحیح اور حسن حدیثیں بہت سی ہیں اور جس طرح گناہ کے سرزد ہوتے سے پہلے یا اس قصور سے پہلے جس کا سرزد ہونا معلوم ہو عقوبت مناسب نہیں اسی طرح جس کی برائی معلوم ہو اور وہ سزاوار عقوبت ٹھہرتا ہو اس کی مدح و ستائش بھی روا نہیں لہٰذا مدح و تعظیم ان بزرگوں کی ان کی اچھائی پر صاف دال ہے فی الوقت بھی اور آئندہ بھی، یہی وجہ تھی کہ حضرت امیرؓ نے ابن ملجم کو اگر سزا نہیں دی تو اس کی تعریف و توصیف بھی نہیں کی اور اس کی تعظیم و توقیر کو روا نہ رکھا۔ اس بحث کی تحقیق آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین کے ذیل میں آئے گی۔

علمائے ما وراء النہر رحمہم اللہ نے فرمایا کہ بمقتضائے آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ خلفائے ثلثہ رضامندی حق سے مشرف ہو چکے

Marfat.com

اعتبار تعظیم و توقیر او ہم روا نداشتہ تحقیق ایں مبحث در کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ مذکور خواہد شد۔

قال علماء ما وراء النہر رحمہم اللہ سبحانہ خلفائے ثلثہ بمقتضای کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ برضوان حق ملک منان مشرف شدہ اند پس سب ایشان کفر باشد۔ شیعہ در جواب بطریق مناقضہ گفتند و استلزام امر رضوان ایشان را منع نمودہ گفتند کہ مدلول آیت عند التدقیق رضائے حضرت اللہ تعالے است از فعل خاص کہ بیعت باشد کسی منکر ایں نیست کہ بعض افعال حسنہ مرضیہ از ایشان واقع است سخن دریں است کہ بعض افعال قبیحہ از ایشاں بوجود آمدہ کہ مخالفت آں عہد و بیعت است چنانکہ در امر خلافت مخالفت نص حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نمودہ غصب خلافت کردند حضرت فاطمہ را آزردہ ساختند چنانکہ در صحیح بخاری مذکور است و در مشکوٰۃ در مناقب آنحضرت علیہا الرضوان منقول است کہ من اذاہا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ وکلام صادق بمضمون ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ ناطق است حاصل کہ بواسطہ ایں افعال ذمیمہ و منع وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام و تخلف از جیش اسامۃ مورد طعن و

ہیں لہٰذا اُن کو گالی دینا کفر ہوگا۔

شیعہ نے جواب میں بطریق مناقشہ کہا اور اس کی رضامندی کے استلزام کو ردکیا کہا کہ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس آیت سے ایک مخصوص فعل (بیعت) پر حضرت عزاسمہ کی رضامندی کا پتہ چلتا ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں کہ خلفائے ثلثہ سے بعض افعال حسنہ صادر ہوئے ہیں۔ گفتگو اس میں ہے کہ بعض افعال قبیحہ بھی ان سے سرزد ہوئے جو بیعت و عہد کے مخالف ہیں جیسا کہ خلافت کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام کی نص کی مخالفت کی اور خلافت کو چھین بیٹھے، حضرت فاطمہ کو آزردہ دل کیا حالانکہ صحیح بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ میں مناقب کے بیان میں حضرت فاطمہؓ کے بارے میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے ان کو اذیت پہنچائی تو اس نے مجھکو اذیت پہنچائی اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا اللہ کو ستایا۔ پھر اس کلام صادق کا مضمون: "البتہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا و آخرت میں لعنت کی:" صادق اس امر پر آگیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بواسطہ ان افعال قبیحہ کے اور وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام کو رد کر دینے اور جیش اسامہؓ سے پیچھے رہنے سے وہ طعن و مذمت کا نشانہ بنے کیونکہ عاقبت کی سابقہ اعمال کے خاتمہ کی اچھائی پر موقوف ہے اور عہد حضرت پیغمبر علیہ السلام کو وفا کرنے پر۔

ہم کہتے ہیں کہ جس مقدمہ کو وہ رد کرتے ہیں اسی کو ہم ثابت کرتے ہیں اور بیان استلزام کا یہ ہے کہ آیت کریمہ کا مفہوم بعد تحقیق و تدقیق یہ نکلتا ہے کہ حق سبحانہ کی رضامندی مومنین کے ساتھ اسی وقت سے ثابت ہے

مذمت شدند چہ سلامت عاقبت بحسن خاتمہ اعمال و وفا کردن بعہد حضرت رسول متعال است و اقوال ۵ اثبت المقدمۃ الممنوعۃ و بیان الاستلزام این کہ مدلول آیۃ کریمہ تحقیقاً و تدقیقاً رضائے حق است سبحانہ از مومنان در وقت بیعت ایشان بان سرور علیہ السلام غایۃ مافی الباب ان التدقیق یفضی الی علیۃ بیعتھم لرضاہ سبحانہ نعم کون البیعۃ مرضیۃ انما یفھم من انھا لما کانت علیۃ للرضا بکون ھولاء بسببھا مرضیین یکون ھی مرضیۃ بالطریق الاولی واما ان البیعۃ ھی المرضی علیھا اصالۃ مع عدم کون الموصوفین بھا مرضیین کما زعم فانما لا یفھم احد کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی اسالیب الکلام ولما التبس علیھم الحق سموا خطأھم تدقیقاً. پس گوییم جماعہ کہ حق سبحانہ و تعالیٰ از آنہا راضی شدہ باشد و دانستہ باشد سرائر و بواطن ایشان را و سکینت و طمانیت بر آنہا نازل فرمودہ باشد کما دل علیہ قولہ سبحانہ تعالیٰ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم. و آنسرور علیہ السلام ایشان را بجنت مبشر ساختہ باشد از خوف سوء خاتمہ و نقض عہد و بیعت مصئون و مامون باشد.

علی انا نقول اگر مراد از آیہ کریمہ رضای حق سبحانہ و تعالیٰ باشد از ان فعل خاص کہ بیعت است کما زعموا گوییم ہرگاہ کہ حق سبحانہ از بیعت ایشان راضی شد و این فعل را مستحسن ساخت جماعۂ کہ بآن موصوف اند مرضی و محمود العاقبۃ باشد رحمہ اللہ تعالیٰ از افعال کفار راضی نیست و ہمچنین از اعمال جماعۂ کہ مذموم العاقبۃ

Marfat.com

جبکہ وہ نبی کے ساتھ بیعت کر رہے تھے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور تدقیق سے بھی
یوں معلوم ہوتا ہے کہ بیعت ان کی نبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی علت
ہے پس بیعت کا فعل حسن ہونا اور پسندیدہ ہونا اس سے خود سمجھ میں آسکتا
ہے کیوں کہ وہ رضامندی کی علت ہے چنانچہ جب یہ لوگ بیعت کرنے والے
اس بیعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے مشرف ہو چکے ہیں تو بیعت
بطریق اولیٰ پسندیدہ ہوگی لیکن بیعت کا پسندیدہ ہونا اصالتہً۔ بغیر اس
کے کہ بیعت کرنے والے پسندیدہ لوگ ہوں جیسا کہ شیعہ گمان کرتے
ہیں فہم سے بالکل بعید بات ہے۔ جو اسالیب کلام سے ذرا واقفیت رکھتا
ہے اس سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں۔ اور جب حق تک ان کی رسائی نہ
ہو سکی تو انھوں نے اپنی خطا کا نام تدقیق رکھ لیا۔ لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ وہ
جماعت جس سے حق سبحانہ راضی ہو گیا ہو ان کے اندرونی اور پوشیدہ حالات
سے واقف ہو ان پر سکینہ اور طمانیت اتار چکا ہو جیسا کہ فرمایا "پس جانا
ان کے دل کی چیز کو پس نازل کی سکینہ ان پر" اور نیز اس جماعت کو آنسرۃ
نے جنت کی خوشخبری سنادی ہو وہ جماعت لامحالہ خاتمہ کی برائی اور
اور نقض عہد و بیعت سے محفوظ و مامون ہو گی۔

اس کے علاوہ اگر آیت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کے
فعل خاص بیعت سے ہو جیسا کہ شیعہ کو دھوکا لگا ہے تو ہم کہتے ہیں
کہ جب حق سبحانہ ان کی بیعت سے راضی ہوا اور ان کے اس فعل کو مستحسن
سمجھا تو وہ جماعت جو اس رضامندی کے شرف سے مشرف ہوئی پسندیدہ
اور محمود العاقبہ ہوگی اور اس وقت کفار کے افعال سے راضی نہیں ہے
اور اسی طرح اس جماعت کے افعال سے بھی راضی نہیں جو مذموم العاقبہ

Marfat.com

اندران اوان افعال را مستحسن ساخت اگرچه فی نفسها حسنه وصالحه باشند ودرباب اعمال صالحه ایشان میفرماید. والذین کفروا اعمالهم کسراب بقیعة یحسبه الظمآن ماء حتی اذا جاءه لم یجده شیئا ودر جای دیگر میفرماید ومن یرتدد منکم عن دینه فیمت وهو کافر فاولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرة پس فعلیکه در آخرت کار نیاید وناچیز شود رضای حق سبحانه وتعالی ازان فعل هیچ معنی ندارد چه رضائی نهایت مرتبه قبول است ورد وقبول خداوندی باعتبار مآل است انما العبرة للخواتیم. وورود نص از حضرت پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم ازبرای خلافت امیرالمومنین علی رضی الله عنه ثابت نشده است بلکه دلیل از امتناع ورود آن که اگر ورود می یافت تواتر منقول می شد. لانه مما یتوفر له دواعی علی نقله کقتل الخطیب علی المنبر نیز حضرت امیر باین نص احتجاج میکرد وابوبکر را از خلافت منع می ساخت چنانکه ابوبکر انصار را از امامت منع می کرد بحدیث الائمة من قریش وانصار قبول کردند وترک امامت نمودند قال شارح التجرید کیف یزعم من له ادنی مسکة ان اصحاب رسول الله علیه وآله وسلم مع انهم بذلوا نفوسهم ومنحوا ذخائرهم وقتلوا اقاربهم وعشائرهم فی نصرة رسول الله صلی الله علیه وسلم واقامة شریعته وانقیاد امره واتباع طریقته انهم خالفوه قبل ان یدفنوه مع هذه النصوص القطعیة الظاهرة الدلالة النصوص علی المراد بل هٰهنا امارات

Marfat.com

ہے اگرچہ پسندیدہ افعال اس سے سرزد ہوں اور وہ افعال حسنہ اور صالح ہوں چنانچہ ایسے ہی لوگوں کے اعمال کے بارے میں ارشاد باری ہے "اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے اعمال سراب (دھوکے) کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے اس کو کچھ نہیں پاتا۔ یا دوسری جگہ فرماتا ہے "اور جو تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو جائے پس وہ مرجائے کافر ہو کر وہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضایع ہو گئے ہیں۔ لہذا وہ فعل جو آخرت میں کام میں نہ آوے اور وہاں ناچیز ہو جائے اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ رضا قبولیت کے آخری درجہ سے عبارت ہے اور اللہ تعالے کا کسی چیز کو رد کرنا یا قبول کرنا باعتبار مآل اور نتیجہ کے ہے کیونکہ دار و مدار خاتموں پر ہوتا ہے اور خلافت امیر المومنین علی رض کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام سے کسی نص کا وارد ہونا ثابت نہیں ہوا بلکہ امتناع ورود پر دلیل قائم ہے کیونکہ اگر نص وارد ہوتی تو بتواتر نقل ہوتی کہ اس کے دواعی (اسباب) بہت ہیں مثلاً اگر کسی خطیب کا منبر پر قتل ہو جائے تو وہ مشہور اور متواتر ہوتا ہے۔ نیز حضرت امیر رض اس نص کو دلیل میں پیش کرتے اور ابوبکر رض کو خلافت سے روکدیتے۔ جس طرح ابوبکر رض نے انصار کو خلافت سے روکدیا اور حدیث" امام قریش میں سے ہوں گے" پیش کی انصار نے اس کو قبول کیا اور امامت سے دست کش ہو گئے۔ شارح تجرید نے کہا جس کو دین سے ذرا سا بھی لگاؤ ہو وہ کیسے ایسا گمان کرے کہ صحابہ کرام جنہوں نے آنحضرت کی نصرت کی خاطر شریعت کو برقرار رکھنے کے لیے اور آنجناب کی تعمیل حکم اور اتباع طریقہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں، اپنا مال و دولت لٹا ڈالا، اپنے عزیز و اقارب اور کنبے والوں کو قتل کیا،

Marfat.com

وروایات ربما یفید باجتماعها القطع بعدم مثل النصوص وهو انها لم یثبت ممن یوثق به من المحدثین مع شدة محبتهم لامیرالمومنین ونقلهم الاحادیث الکثیرة فی مناقبه وکمالاته فی امرالدنیا ولم ینقل فی خطبه ورسائله ومفاخراته ومخاصماته وعند تاخره عن البیعة وجعل امرالخلافة شوری بین ستة نفر ودخل علیؓ فی الشوری وقال عباسؓ لعلیؓ امدد یدک حتی یقول الناس هذا عم رسول الله صلی الله علیه وسلم تابع ابن عمه ولا یختلف فیک اثنان وقال ابوبکرؓ لیت انی سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن هذا الامر فیمن هو کنا لا ننازعه وعلیؓ باحث معاویه ببیعة الناس له لا بنص من النبی صلی الله تعالی وآله وسلم۔

یعنی ظاهر از آزار فاطمه علیها الرضوان که در حدیث وارد گشته است مطلق بهر وجه مراد نخواهد بود زیراکه آنحضرت رضی الله تعالی عنها در بعض اوقات از حضرت علیؓ آزار داشته چنانکه در احادیث و آثار آمده و نیز حضرت پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم بعض ازواج خود را فرموده لا تؤذنی فی عائشةؓ فان الوحی لا یأتینی و انا فی ثوب امراة الا عائشة. پس آزار عائشةؓ را آزار خود فرموده وشک نیست که حضرت صدیقه رضی الله عنها از حضرت امیر آزار داشته، پس گوئیم تواند بود ایذائی که در احادیث نهی از آن وارد گشته است مخصوص باشد بایذائی که از هوای نفسانی و ارادۀ شیطانی بوده باشد وآزاری که از اظهار کلمۀ حق بمطابق حدیث ونص است

Marfat.com

وہ آنجناب کو دفن کرنے سے پہلے آپکی مخالفت کر بیٹھیں پھر جبکہ مقصود پر نصوص قطعیہ ظاہر الدلالت موجود ہوں بلکہ اس جگہ اشارات اور روایات اور بھی ہیں کہ بہت دفعہ ان کے جمع ہونے سے علم قطعی ہوتا ہے جبکہ وہ ان نصوص قطعیہ کے مثل ہوں اور وہ یہ کہ وہ نصوص قطعیہ جو امامت حضرت علیؓ کے متعلق ہیں، محدثین میں سے کسی ثقہ شخص سے ثابت نہیں ہیں باوجودیکہ ان کو امیر المومنین سے شدید محبت ہے اور انھوں نے بہت سی وہ احادیث نقل کی ہیں جو آپ کے مناقب اور امور دنیا و آخرت میں آپ کے کمالات سے تعلق رکھتی ہیں۔ نیز آپ کے خطبوں رسائل فخر و مباہات کے کلاموں مخاصمات میں اور اس اس وقت کہ لوگ آپ کی بیعت سے مڑ کے ان کی نقل ثابت نہیں بلکہ آپ نے امر خلافت کو چھ آدمیوں کے مشورہ پر موقوف رکھا اور خود حضرت علیؓ اس شوریٰ میں داخل ہوئے۔ عباسؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا آپ ہاتھ بڑھایئے میں آپکی بیعت کروں تاکہ لوگ کہیں کہ آنحضرتؐ کے چچا نے اپنے بھتیجے سے بیعت کرلی تو آپکی بیعت سے دو آدمی بھی نہ پھر سکیں اور ابو بکرؓ نے فرمایا کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر خلافت کے بارے میں دریافت کر لیتا پھر جو ہوتا اس میں ہم جھگڑا نہ کرتے۔ پھر حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے لوگوں کے بیعت کرنے میں مباحثہ کیا لیکن کوئی نص نہیں پیش نہیں کی۔

اور حضرت فاطمہؓ کی آزار رسانی سے جو بظاہر ممانعت حدیث میں وارد ہے وہ مطلق بہر وجہ مراد نہ ہوگی کیونکہ بعض وقت حضرت فاطمہؓ حضرت امیرؓ سے آزردہ دل ہوگئیں چنانچہ احادیث و آثار اس پر دال ہیں نیز حضرت پیغمبر علیہ السلام نے بعض ازواج سے فرمایا مجھکو عائشہؓ کے

Marfat.com

حاصل شود ممنوع و منهی عنه نباشد و معلوم است که باعث آزار
آنحضرت زهرا علیها الرضوان از صدیق اکبر رض بواسطهٔ منع ارث
فدک بوده و صدیق در منع آن متمسک بحدیث نبوی علیه الصلوٰة
والسلام بوده که نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا
نه تابع هوای نفسانی پس داخل وعید نباشد اگر کسی گوید که
چون صدیق علیه الرضوان متمسک بحدیث بوده و حکمی که از آن
سرور علیه السلام شنیده بود نقل کرده و حضرت زهرا علیها الرضوان
چرا بد غضب شده و آزار کشیده که آن آزار فی الحقیقت
آزار آن سرور بوده و هو منهی عنه در جواب گوئیم که این غضب و
آزار اختیاری و قصدی نبوده بلکه بمقتضای طبع بشری و جبلت
عنصری بوده که داخل تحت قدرت و اختیار نیست و نهی و منع
بآن تعلق ندارد فافهم.

قال علماء ما وراء النهر رحمهم الله تعالی ابوبکر رض را صاحب پیغمبر
صلی الله علیه وآله وسلم خوانده و صاحب پیغمبر قابل ذم و لعن نیست
شیعه در جواب بطریق منع گفتند که آیه قال لصاحبه وهو یحاوره
دال است بر اینکه مصاحبت در میان مسلم و کافر واقع است یا صاحبی السجن
ءارباب متفرقون خیر ام الله الواحد القهار نیز موید مقصود است پس
حضرت یوسف که پیغمبر است دو کس را صاحب خود خواند که بت پرست
بودند پس ظاهر شد که مجرد صاحب پیغمبر بودن دلیل خوبی نیست.

اقول مثبتا للمقدمة الممنوعة که مصاحبت بشرط مناسبت
البته موثر است و انکار تأثیر آن مصادم بداهت و معارض عرف و عقل

Marfat.com

بارہ میں بیان دو کیونکہ وہ مجبور ہو بسبب جانب عائشہؓ کے کسی کے لحاظ میں نہیں آتی۔ لہذا آنحضرتؐ
نے حضرت عائشہؓ کے آزار و آزردگی کو اپنا آزار قرار دیا ہے اور شک نہیں کہ حضرت عائشہؓ
حضرت امیرؓ سے آزردہ دل تھیں لہذا ہم کہتے ہیں کہ احادیث میں جس ایذا رسانی کی ممانعت
ہے ہو سکتا ہے کہ وہ خواہش نفسانی کے ساتھ مخصوص ہو اور ارادہ شیطان کے
ساتھ مشروط ہو اور وہ آزار و آزردگی جو کلمہ حق کے اظہار سے واقع ہو جو مطابق حدیث
ونص ہو تو وہ ممنوع نہ ہو پھر اس کا بھی سب کو علم ہے کہ فاطمہؓ کی آزردگی حضرت صدیق
اکبرؓ سے بدیں باعث تھی کہ آپ نے فدک سے ارث کو روک دیا تھا اور حضرت
صدیق اکبرؓ اس ممانعت میں حدیث نبوی سے حجت لاتے تھے کہ آنجناب نے فرمایا ہم
انبیاء کے گروہ ہیں ہم ورثہ نہیں چھوڑتے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ آپ
خواہش نفسانی کے تابع نہ تھے لہذا آپ وعید میں داخل نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی کہے
کہ جب حضرت صدیقؓ حدیث سے حجت لائے اور آپ نے آنحضرتؐ کا دیا ہوا حکم
نقل کیا تو حضرت فاطمہؓ کیوں غضب ہوئیں کیوں آزردہ خاطر ہوئیں کہ آپکی آزردگی
آنحضرتؐ کی آزردگی تھی جس سے ممانعت ہے اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ فاطمہؓ کا
غضب اور آپکی آزردگی باختیار و قصد نہ تھی بلکہ بتقاضائے بشری جبلت عنصری اور
بشریت کے تقاضے اختیار و قصد سے باہر ہیں اور ممانعت اور نہی ان کو شامل نہیں۔
علماء ماوراء النہر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو حضرت پیغمبر علیہ السلام
کا صاحب قرار دیا ہے، لہذا آپ مستحق ملامت و مذمت نہیں ٹھہر سکتے۔ شیعوں کے جواب میں
بطریق منع کہتے ہیں کہ آیت "کہا اس نے اپنے صاحب سے اور وہ جواب و سوال
کر رہا تھا کہ تو نے کفر کیا" دلالت کرتی ہے کہ مسلم اور کافر میں مصاحبت ہو سکتی ہے
اور آیت "اے میرے قید خانہ کے صاحبو کیا مختلف رب بہتر ہیں یا اللہ واحد القہار"
بھی اسی معاملہ کی تائید کرتی ہے۔ گویا حضرت یوسفؑ جو پیغمبر ہیں دونوں آدمیوں

Marfat.com

است. هر که او ز آثار صحبت منکر است
جہل او برما مقرر می شود

و چون درمیان مسلم و کافر مناسبت متحقق نبود از قبول تاثیر صحبت یکسر محروم مانند. و آنکہ منقول است کہ آن دو بت پرست از برکت صحبت حضرت یوسف علیہ السلام مسلمان شدند و از کیش مشرکان بیزار گشتند. پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ با وجود مناسبت تام از سعادت صحبت آن حضرت علیہ الصلاۃ والسلام چرا مستسعد نشود و از کمال و معارف او چون محروم ماند و حال آنکہ آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام میفرماید ما صب اللہ شیئاً فی صدری الا وقد صببتہ فی صدر ابی بکر. ہر چند مناسبت بیشتر فوائد صحبت افزون تر لہذا حضرت صدیق رض از جمیع اصحاب افضل گشت و ہیچ یکی از آنہا بمرتبہ او نرسید چہ مناسبت بآں سرور از ہمہ بیشتر داشت قال علیہ السلام ما فضل ابوبکر بکثرۃ الصلوٰۃ ولا بکثرۃ الصیام ولکن بشئی وقر فی قلبہ. علما گفتہ اند کہ آن شی حب پیغمبر است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم والفناء فیہ. پس انصاف باید کرد کہ چنیں محبوب پیغمبر چون قابل ذم و لعن باشد. کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم ان یقولون الا کذبا.

قال علماء ما وراء النہر کہ حضرت امیر باوجود کمال شجاعت در وقت بیعت مردم با خلفائے ثلثہ بودند و منع نفرمودند و خود نیز متابعت فرمودند و این نیز دلیل حقیت بیعت است وگرنہ قدح آنحضرت رض لازم آید.

Marfat.com

کو اپنا صاحب کہتے ہیں جو بت پرست تھے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ پیغمبر کا صرف صاحب ہونا خوبی کی نشانی نہیں۔ جس کے نصیب میں فلاح و بہبود نہ تھی اس کو نبی کا چہرہ دیکھنا سود مند نہ ہوا۔

ہم مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مصاحبت بشر یا مناسب بلاشبہ موثر ہے۔ اور اس کی تاثیر کا انکار کرنا بداہت کو ٹھکراتا ہے اور عرف و عادت سے مقابلہ کرنا ہے چنانچہ ایک بزرگ کیا خوب کہتے ہیں۔ جو صحبت کے آثار کا منکر ہے اس کی جہالت ہمارے نزدیک ثابت ہے۔ اب چونکہ مسلم و کافر میں مناسبت نہ تھی ایک دوسرے کی صحبت کا اثر لینے سے محروم رہ گئے۔ اور یہ جو منقول ہے کہ وہ دو بت پرست حضرت یوسف ؑ کی صحبت کی برکت سے مسلمان ہو کر مشرکین کی عادات سے بیزار ہو گئے تو حضرت صدیق ؓ پوری مناسبت رکھنے کے باوجود آنحضرت ؐ کی صحبت با سعادت سے کیوں سعادت اندوز نہ ہوں اور آنجناب کے کمال و معارف سے کس طرح محروم ہوں چنانچہ آنسرور ؐ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ نے میرے سینہ میں جو بھی چیز ڈالی وہ میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈال دی ظاہر ہے جس قدر مناسبت زیادہ اسی قدر فائدہ صحبت زیادہ لہذا اس طرح حضرت صدیق ؓ تمام صحابہ سے افضل ٹھہرے اور صحابہ میں سے کوئی بھی آپ کے درجہ تک نہ پہنچ سکا۔ یہ اسی لیے کہ آپکو آنحضرت ؐ سے سب سے زیادہ مناسبت تھی۔

آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ ابوبکر ؓ کو کثرت نماز و روزہ سے فضیلت نہیں دی گئی بلکہ اس چیز کی وجہ سے جو ان کے دل میں ڈالی گئی ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ وہ چیز محبت اور فنائی حب رسول ؐ ہے پس انصاف کو سامنے رکھتے ہوئے پیغمبر ؐ کے ایسے ساتھی کو کس طرح قابل ذم و طعن قرار دیا جائے۔ ان کے مونہوں سے

Marfat.com

شیعہ در جواب بطریق نقض گفتند و بالزام مشترک رواں کردند
و میکن توجیہ بطریق منع الخ کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی المناظرۃ
و نمودند کہ قبل از انکہ حضرت امیر از تجہیز و تکفین فارغ شدند خلفائے
ثلثہ در ثقیفہ بنی ساعدہ اکثر اصحاب را جمع کردہ برائی ابی بکر رضؓ بیعت
گرفتند و ازان حضرت بعد از اطلاع برائی قلت اتباع و بیم ہلاک
اہل حق یا باعث دیگر مباشر حرب نہ شدند و ایں دلالت بر حقیت
بیعت نمیکند چہ حضرت امیر با کمال شجاعت در ملازمت حضرت
پیغمبرؐ بود پیغمبر با حضرت امیر و سائر صحابہ با کفار قریش جنگ نہ کردہ
از مکہ معظمہ مہاجرت نمودند و بعد از مدتی کہ متوجہ مکہ شدند
در حدیبیہ صلح نمودند و مراجعت فرمودند پس ہر وجہیکہ برائے
جنگ نہ کردن حضرت پیغمبرؐ و حضرت امیر و سائر صحابہ گنجد برائی
جنگ نکردن حضرت امیر تنہا می گنجد مع شئی زائد چہ ظاہر است
کہ حقیت کفار قریش اصلا متصور نیست۔ و نزد اہل تحقیق
این نقض در بالا نیز جاری است چہ فرعون در دعوی خدائی چہار
صد سال بر مسند سلطنت بودہ و ہر یک از شداد و نمرود و غیر ہما
نیز سالہا دریں دعوی باطل بودند و حضرت اللہ تعالی با کمال
قدرت ایشان را ہلاک نکردہ پس ہرگاہ در مادۂ حق سبحانہ
تاخیر در دفع خصم گنجد در مادۂ بندہ تنہا بطریق اولی می گنجد۔ و
آنچہ فرمود کہ حضرت امیر با ایشاں بیعت کردند وقوع آن بلا
اکراہ و تقیہ ممنوع است۔

اقول فی حل الاشکال واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال

Marfat.com

بہت بڑی بات نکلتی ہے۔ یہ ایک جھوٹ کے سوا کچھ منہ سے نہیں نکالتے۔

علما ماوراء النہر نے فرمایا کہ حضرت امیر باوجود انتہائی بہادر ہونے کے جب خلفائے ثلاثہ سے لوگوں نے بیعت کی تو آپ نے منع نہیں فرمایا بلکہ خود بھی متابعت میں حصہ لیا لہٰذا یہ بات بھی بیعت کے حق ہونے پر مکمل دلیل ہے ورنہ حضرت علی رضی کی شان میں فرق آتا ہے۔

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق نقض کہا اور الزام مشترک جاری کیا لیکن اسکی بھی توجیہ بطریق منع ہو سکتی ہے جس کو مناظرہ کے فن سے ذرا سا مذاق ہے اس کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے۔ شیعہ نے اس طرح کہا کہ پہلے اس کے کہ حضرت امیرؓ آنحضرت کی تجہیز وتکفین سے فارغ ہوں خلفائے ثلاثہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں اکثر صحابہ کو جمع کیا اور ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اب جب علیؓ نے اس بات کی خبر پائی تو متبعین کی کمی اور اہل حق کی بلا وجہ خونریزی سے ڈر گیا کسی اور امر کی بنا پر مزاحمت پر آمادہ نہ ہوئے تو یہ حقیقت ابوبکرؓ کی خلافت کے حق ہونے کو نہیں بتاتی دیکھیے حضرت امیر باوجود اس کے کہ بڑے بہادر تھے اور حضرت پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر اور آپ کے علاوہ تمام صحابہ بھی آنجنابؐ کی ہمراہی میں موجود لیکن پھر بھی کفار قریش سے جنگ کے بغیر مکہ معظمہ سے آنجنابؐ نے ہجرت فرمائی پھر ایک مدت بعد جب واپس مکہ کی طرف پھرے تو حدیبیہ میں پہنچکر صلح کی اور لوٹ کر چلے گئے لہٰذا جو سبب آنحضرتؐ حضرت امیر اور صحابہ کا کفار قریش سے جنگ نہ کرنے کا ہو سکتا ہے وہی سبب حضرت امیر کے جنگ نہ کرنے کا ہو سکتا ہے۔ بلکہ مزید برآں کفار قریش کی بہائی کا وجود ہی نہ تھا اگر حضرت امیر کے مقابلے کے لوگ تو پھر بھی کچھ بہائی رکھتے تھے تو ان کے خلاف حضرت امیر کیسے اٹھتے۔ اہل تحقیق جانتے ہیں کہ یہ نقض امر کرار پر بھی جاتا ہے اسی

Marfat.com

کہ علماے ماوراء النہر مجموع تاخیر حرب حضرت امیر بحضرت ابی بکر رض
ومتابعت او بصدیق رض دال بر حقیت خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ
ساختہ اند وشک نیست کہ آن منتقض نمی شود بتاخیر حرب حضرت
پیغمبر علیہ السلام باکفار قریش وبتاخیر اہلاک اللہ تعالے فرعون
وشداد ونمرود را چہ شق ثانی از دلیل در ینجا اصلا محقق نیست
بلکہ نقیض آن ثابت است زیرا کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
وبارک وحضرت اللہ تعالے غیر از مذمت وتشنیع ایشان
نفرمودہ وجز ببدی یاد نکردہ اند فاین ھذا من ذٰلک
وچون شیعہ در بیعت امیر بصدیق رض مجال انکار نداشتند کہ این
خبر بحد تواتر رسیدہ وانکار آن مصادم بدیہہ عقل بود بضرورت
باکراہ وتقیہ قائل گشتند ودر ابطال خلافت صدیق رض بہتر
ازین مجال سخن نیافتند ومخلصی از برائے خود ازین نتوانستند
پیدا کرد۔

فاقول فی بیان حقیۃ خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالے
عنہ ورفع احتمال الاکراہ والتقیۃ کہ اصحاب کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم بعد رحلت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
وبارک پیش از دفن بنصب امام مشغول گشتند ونصب امام
را بعد از انقراض زمان نبوت واجب دیدند بل جعلوہ
اھم الواجبات زیرا کہ آنسرور علیہ السلام امر فرمودہ بود باقامۃ
حدود وسد ثغور وتجہیز جیوش از برائے جہاد وحفظ اسلام وما
لا یتم الواجب المطلق الا بہ وکان مقدورا فھو واجب

Marfat.com

اللہ تعالٰے تک پہنچتا ہے) کیونکہ فرعون چارسو برس تک تخت سلطنت پر بیٹھا دعویٰ خدائی کرتا رہا اسی طرح شداد نمرود وغیرہ سالہا سال تک اس باطل دعوے میں غلطاں و پیچاں رہے اور اللہ تعالٰے نے ان کو باوجود اپنی کمال قدرت کے ہلاک نہیں کیا لہٰذا جب اللہ تعالٰے کے حق میں دشمن کے دفعیہ میں تاخیر اور ڈھیل کی گنجائش ہے تو بندہ کے حق میں تو لامحالہ اس کی گنجائش ہوگی ۔ اور یہ جو کہا ہے کہ حضرت امیر نے خلفائے ثلثہ سے بیعت کی تو اس کا وقوع بغیر جبر اور تقیہ کے ناقابل تسلیم ہے

(جواب) اس اشکال کے حل کے لیے ہمارا یہ کہنا ہے کہ علمائے ماوراء النہر نے ابوبکر صدیق رض کی خلافت کی حقیقت پر دونوں امور ملحوظ رکھے ہیں یعنی حضرت امیر کا حضرت ابوبکر سے دربارہ خلافت جنگ نہ کرنا اور ساتھ ساتھ ان کی متابعت و بیعت میں حصہ لینا لہٰذا اس میں شک نہیں کہ اس صورت میں کوئی نقض وارد نہیں ہوتا نہ اس میں قباحت کہ حضرت پیغمبر نے کفار قریش سے جنگ کرنے میں تاخیر کیوں فرمائی نہ اس میں کوئی خرابی کہ اللہ تعالٰے نے فرعون شداد نمرود کو ہلاک کرنے میں درنگ کیوں فرمائی۔ کیونکہ یہاں دوسری صورت کا سرے سے وجود ہی نہیں بلکہ اس کا نقیض موجود ہے ظاہر ہے حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اور اسی طرح اللہ تعالٰی نے کفار کی برائی و مذمت ہی فرمائی اور ان کو بغیر برائی کے کبھی یاد نہیں کیا تو کہاں یہ معاملہ اور کہاں وہ (یعنی حضرت امیر نے تو صدیق رض کی تعریف فرمائی اور ان سے بیعت لی) پھر حضرت امیر کی بیعت حضرت ابوبکر سے چونکہ بطریق تواتر نقل ہوئی ہے اور اس سے انکار گویا بدیہیات کا انکار ہے اس لیے جب شیعہ کو اس سے انکار کا موقع نہ مل سکا تو مجبوراً اکراہ اور تقیہ کے قول سے آڑ پکڑی اور حضرت صدیق رض کی خلافت کے بطلان کے لیے اس سے بہتر لب کشائی کا کوئی راستہ ان کو نہ سوجھا جب تقیہ کی خرابی کا مصرف یہ ایک ہی راستہ رہ گیا تو ہم بھی اکراہ و تقیہ کے احتمال کو باطل کرنے اور خلافت حضرت

Marfat.com

لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ گفت ایہا الناس من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات و من کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت فلابد لهذا الامر من یقوم به فانظروا و هاتوا آراءکم فقالوا صدقت - پس اول حضرت عمرؓ بصدیقؓ بیعت کرد بعد ازاں جمیع اصحاب از مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالے عنہم بیعت کردند و بعد از بیعت ایشان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بر منبر برآمد و بجانب قوم ملاحظہ نمود زبیرؓ را نیافت فرمود کہ حاضر سازند چون حاضر گشت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ فرمود کہ میخواہی کہ اجماع مسلمانان را بشکنی زبیرؓ گفت لا تثریب یا خلیفہ رسول اللہ پس بصدیقؓ بیعت کرد باز حضرت صدیق رضی اللہ عنہ در قوم ملاحظہ فرمود حضرت امیرؓ را نیافت فرمود کہ طلبند چون حاضر شد صدیق گفت کہ میخواہی کہ باجماع مسلمانان شکست آری گفت لا تثریب یا خلیفہ رسول اللہ فبایعہ حضرت امیر و زبیر از برائی تاخیر بیعت خود عذر گفتند کہ ما غضبنا الا لما خیرنا عن المشورۃ و انا نری ابابکر احق الناس بها انه صاحب الغار وانا نعرف شرفه وخیره ولقد امره رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآله وسلم بالصلوۃ بین الناس وهو حی - قال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نا بیہ الناس علی خلافۃ ابی بکر و ذلك انه اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

صدیق رضؓ کو حق بتانے کے لیے کہتے ہیں کہ اصحاب کرام وفات آنحضرتؐ کے بعد اور دفن سے پہلے انتخاب امام کے مسئلے میں لگ گئے، اور امام کے تقرر کو انھوں نے ختم زمانہ نبوت کے بعد واجب بلکہ اہم الواجبات جانا کیونکہ آنسرورؐ فرما چکے تھے کہ حدود قائم کی جائیں سرحدات پر حفاظتی امور عمل میں لائے جائیں جہاد و حفاظت اسلام کے لیے فوجوں کو تیار کیا جائے تو یہ احکام واجب ہوئے اور ان کو سرانجام کرنا بغیر امام کے ممکن نہیں لہٰذا جس چیز کے بغیر واجب کا وجود نہ ہو سکے، اور وہ دائرہ قدرت میں بھی ہو تو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے پس انتخاب امام بھی واجب ہوا۔ لہٰذا حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا اے لوگو جو شخص محمدؐ کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمدؐ وفات فرماگئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، نہیں مرے گا۔ پس اس خلافت کا کوئی ذمہ دار مہیا ہونا چاہیے، اور اب تم اس پر غور کرو اور اپنی اپنی رائے پیش کرو۔ سب نے کہا آپ صحیح فرماتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے حضرت صدیقؓ سے بیعت کی بعد میں تمام مہاجر و انصار نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا بیعت لینے سے فراغت کے بعد حضرت ابوبکرؓ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حاضرین پر نظر ڈالی حضرت زبیرؓ کو ان میں نہ پا کر آپ نے ان کو طلب فرمایا جب زبیرؓ موجود ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ زبیرؓ کیا تم اجماع مسلمین کو توڑنا چاہتے ہو انھوں نے جواب دیا، یا خلیفہ رسول اللہؐ ہرگز نہیں بعد پھر خود حضرت صدیقؓ سے بیعت کی حضرت صدیقؓ نے پھر حاضرین پر نظر ڈالی تو حضرت امیرؓ کو نہ پایا آپ نے ان کو بھی طلب فرمایا جب حضرت امیرؓ آگئے تو حضرت صدیقؓ نے ان سے پوچھا کہ آپ اجماع امت توڑنا چاہتے ہیں انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اے خلیفہ رسولؐ ہرگز نہیں پھر خود بھی بیعت کی،

Marfat.com

علیہ وسلم فلم یجدوا تحت ادیم السماء خیرا من ابی بکر فولوہ رقابہم۔ وایضا، اجماع امت بر حقیت خلافت یکی از ابی بکر و علی و عباس واقع شدہ بود و علی و عباس با ابوبکر منازعت نکردند بلکہ بیعت کردند، پس اجماع بر امامت ابی بکر بتمام شد چہ اگر ابوبکر بحق نمی بود علی و عباس با و منازعت میکردند چنانچہ علی بمعاویہ منازعت کرد با وجود شوکت از معاویہ طلب حق کرد تا آنکہ خلق کثیر را بکشتن داد مع ان الطلب اذ ذاک اشد وفی اول الامر اسہل لکون عہدہم بالنبی اقرب وہممہم فی تنفیذ احکامہ ارغب وایضا مانع از امیر طلب بیعت گرد امیر قبول نکرد اگر حق جانب او میدید قبول میکرد حال آنکہ زبیر با کمال شجاعت با وجود بنو ہاشم وجمعی کثیر با و متفق بودند، واجماع کافی است از برای حقیت خلافت ابی بکر اگرچہ نص بر خلافت او وارد نشدہ کما قال جمہور العلماء بلکہ اجماع اقوی است از نصوص غیر متواترہ چہ مدلول اجماع قطعی است و مدلول آں نصوص ظنی با آنکہ گوئیم کہ نصوص ہم وارد گشتہ اند از برای حقیت خلافت کما ذکرہ المحققون من المحدثین والمفسرین یعنی قول الجمہور من علماء اہل السنۃ علی ما ذکرہ بعض المحققین انہ علیہ السلام لم ینص علیہا لانہ علیہ السلام لم یامر بہا لاحد بما ذکرنا

Marfat.com

اب حضرت امیرؓ و زبیرؓ نے تاخیر بیعت کا عذر بدیں الفاظ ظاہر فرمایا " ہمیں صدمہ صرف یوں ہے کہ ہم شورہ سے پیچھے رہے ورنہ ہم ابوبکرؓ کو تمام لوگوں میں زیادہ حقدار خلافت جانتے ہیں کیونکہ وہ آنحضرتؐ کے غار کے ساتھی ہیں اور ہم ان کے شرف و بزرگی کے قائل ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ان کو نماز کے لیے سب لوگوں میں منتخب فرمایا۔ شافعیؒ نے فرمایا کہ سب لوگوں نے باتفاق خلافت ابوبکرؓ منظور کی کیونکہ وہی سب میں فضیلت و مرتبہ والے تھے اور جب روئے زمین پر انھوں نے حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ کر کسی کو بھلا نہیں پایا تو بلاچون وچرا سب نے ان کے سامنے سر اطاعت خم کر دیا۔ پھر یہ بھی ہے کہ اجماع امت ابوبکرؓ و علیؓ و عباسؓ میں سے کسی ایک پر ہوا تھا ان میں سے جب علی اور عباسؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے جھگڑا نہیں کیا بلکہ خود بھی بیعت کرلی تو گویا اب اجماع امت امامت ابوبکرؓ پر خود بخود قائم ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ اگر ابوبکرؓ حقدار امامت نہ ہوتے تو علیؓ و عباسؓ ان سے نزاع کرتے چنانچہ علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے نزاع کیا اگرچہ اس وقت معاویہؓ شوکت وشان کے مالک تھے مگر بایں ہمہ آپ نے حضرت معاویہؓ سے اپنا حق طلب فرمایا حتی کہ بڑی خونریزی تک نوبت آئی حالانکہ اس وقت طلب حق کرنا زیادہ دشوار تھا بہ نسبت پہلے موقعہ کے (یعنی ابتدار خلافت میں) کیونکہ اس وقت نبیؐ سے زمانہ قریب تر تھا اور آپ کے احکام کے نفاذ کی طرف لوگوں کو رغبت بھی جنیتر تھی اور یہ بات بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں کہ حضرت عباسؓ نے حضرت امیرؓ سے بیعت طلب کی حضرت امیرؓ نے اس کو قبول نہیں فرمایا اگر علیؓ حضرت عباسؓ کی رائے کو حق جانتے تو ان کی فرمائش کو کبھی نہ ٹالتے۔ اور حال یہ تھا کہ حضرت زبیرؓ جیسے شجاع کامل آپ کے ساتھ تھے اور بنی ہاشم اور ایک

Marfat.com

ظهر حقیة خلافة الصدیق وبطل احتمال الاکراه والتقیة
تقیه آن زمان احتمال داشت که اہل آن عصر تابع حق نمی
بودند و بسعادت خیر القرون نزلی مستعد نمی گشتند. قال
ابن الصلاح والمنذری الصحابة کلهم عدول قال ابن
الحزم الصحابة کلهم من اهل الجنة قطعاً قال سبحانه
تعالیٰ لا یستوی منکم مَن انفق من قبل الفتح وقاتل
اولئك اعظم درجةً من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا
وکلا وعد الله الحسنیٰ لانهم المخاطبون فثبت لهم الحسنیٰ
وهی الجنة. ولا یتوهم انّ التقیید بالانفاق والقتال فیها
یخرج من لا یتصف بذلك منهم لان تلك القیود خرجت
مخرج الغالب فلا مفهوم لها علی ان المراد من اتصف بذلك و
لو بالقوة والعزم. وایضاً اکراه و تقیه مستلزم نقص آن حضرت است
کرم الله سبحانه وجهه زیراکه در اکراه ترک عزیمت است و در تقیه
کتمان حق که منهی عنه است ہرگاہ مومن عامی ہما امکن بترک
اولی راضی نشود و مرتکب منهی عنه نگردد فکیف اسد الله
و زوج بنت رسول الله صلے الله تعالیٰ علیه وآله وسلم که
در شجاعت و صفدری بی نظیر بود مرتکب چندین امور
ناشائسته گردد و اینها از کمال جهالت و فرط ضلالت قدح
آں حضرت را مدح گمان کرده اند و نقصان او را کمال
دانسته أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا

و قول علما ماوراء النهر چوں شیعه سب و لعن حضرات

Marfat.com

جماعت کثیر ۔ ان کے ساتھ متفق تھی۔ اور خلافت ابی بکرؓ کی حقیت کے ثبوت کے لیے اجماع کافی گو نص اس سلسلہ میں وارد نہیں جیسا کہ جمہور علماء کا قول ہے بلکہ اجماع نصوص غیر متواترہ سے زیادہ قوی ہے کیونکہ اجماع کی دلالت قطعی ہے اور نصوص کی دلالت ظنی یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حقیت خلافت ابو بکرؓ پر نصوص بھی وارد ہیں جیسا کہ اہل تحقیق محدثین و مفسرین کا مسلک ہے پس جمہور علماء اہل سنت کے قول کا مطلب ان بعض محققین کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے نص نہیں فرمائی یعنی اس کا حکم کسی کو نہیں دیا، پس ان مذکورہ دلائل سے حضرت صدیقؓ کی خلافت کا حق پر مبنی ہونا ثابت ہو گیا اور اکراہ اور تقیہ کا احتمال باطل ہو گیا۔ پھر تقیہ کا احتمال تو اس وقت نکل سکتا ہے کہ اہل زمانہ حق کے پیرو نہ ہوں اور خیر القرون قرنی کی سعادت سے مشرف نہ ہوں لیکن یہاں معاملہ اس کے خلاف ہے، چنانچہ ابن صلاح اور منذری نے کہا کہ صحابہ سب کے سب عادل و ثقہ ہیں ابن حزم نے کہا کہ صحابہ کل قطعی جنتی ہیں۔ اللہ تعالے نے فرمایا

" فتح مکہ سے پہلے جن صحابہ نے دین کی نصرت میں اپنا مال خرچ کیا اور جہاد کیا۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے بڑھا ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا۔ لیکن اللہ تعالے نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا ہے جو اب اس سے خطاب انہی صحابہ کو ہے، تو ان کے لیے حسنیٰ (جنت) کا ثبوت ملا۔ پھر یہاں یہ وہم پیدا نہ ہو کہ خرچ و جہاد کی قید اس فرمان سے ان صحابہ کو نکالتی ہے جن سے یہ دونوں امر صادر نہیں ہوئے کیونکہ یہ قیدیں بطور غالب احوال کے تھی ہیں لہذا ان کے لیے مفہوم مخالف نہیں علاوہ اس کے انفاق و قتال سے مراد بالارادہ و بالقوۃ انفاق و قتال بھی ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ نہیں سوچتے کہ اکراہ و تقیہ کا احتمال تو حضرت امیرؓ کی ذات اقدس میں نقص پیدا کرتا ہے کیونکہ

Marfat.com

شیخین و ذی النورین و بعضی از ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ کفر است تجویز کنند بر بادشاہ اسلام بلکہ بر سائر انام بنا برامر ملک علام قتل و قمع آنہا اعلاء لدین الحق واجب و لازم است و تخریب ابنیہ و اخذ اموال و امتعہ ایشان جائز۔

شیعہ در جواب بطریق منع گفتہ اند کہ شارح عقائد نسفی در تکفیر سب شیخین کفر باشد اشکال کردہ وصاحب جامع الاصول شیعہ را از فرق اسلامی شمردہ وصاحب مواقف ہم برین رفتہ و نزد امام محمد غزالی سب شیخین کفر نیست و شیخ اشعری شیعہ را اہل قبلہ را کافر نمیداند۔ پس انچہ این حضرات در تکفیر شیعہ گفتہ نہ موافق بسبیل مومنان است و نہ مطابق حدیث و قرآن۔

اقول مثبتاً للمقدمہ الممنوعہ کہ سب شیخین کفر است و احادیث صحیحہ بران دال است منہا ما اخرج المحاملی و الطبرانی و الحاکم عن عویم بن ساعدہ انہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک قال ان اللہ تعالیٰ اختارنی واختارلی اصحابا فجعل منہم وزراء وانصارًا واصہارا فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً وکما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وبارک قال سیأتی من بعدی قوم یقال لہم الرفضۃ فان ادرکتم فاقتلوہم

Marfat.com

اکراہ کی صورت میں ترک افضیلت ہے اور تقیہ کی شکل میں حق پوشی ہے اور یہ دونوں ممنوع ہیں۔ جب عام مومن حتی الامکان بستر چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتے اور ممنوع بات کا ارتکاب نہیں کرتے تو کس طرح شیر خدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے شوہر، شجاعت و بہادری میں بے نظیر ایسے ناشائستہ امور کے مرتکب ہوں اور یہ شیعہ انتہائی جہالت و گمراہی کے باعث نقص آنحضرتؐ کو تعریف گمان کرتے ہیں اور آپکی کمزوری کو آپ کا کمال جانتے ہیں۔ کیا جنکو برے اعمال اچھے کرکے دکھائے جائیں اور وہ ان کو واقعی اچھا سمجھنے لگے۔ علمائے ماوراء النہر نے فرمایا کہ جب شیعہ حضرات شیخین ذی النورین اور ازواج مطہرات کو گالی دیتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں تو بروئے شرع کافر ہوئے لہذا بادشاہ اسلام اور نیز عام لوگوں پر بحکم خداوندی اور اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر واجب و لازم ہے کہ ان کو قتل کریں ان کا قلع قمع کریں ان کے مکانات کو برباد و ویران کریں ان کے مال و متاع چھین لیویں یہ سب مسلمانوں کے لیے جائز و روا ہے۔

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق منع کیا کہ شارح عقائد نسفی نے اس امر پر کہ شیخین کو گالی دینا کفر ہے اشکال پیش کیا ہے۔ صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو اسلامی فرقوں میں شمار کیا ہے اور صاحب مواقف نے بھی یہی لکھا ہے امام محمد غزالیؒ کے نزدیک شیخین کو گالی دینا کفر نہیں اور شیخ اشعری شیعوں کو بلکہ تمام اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے لہذا یہ حضرات جو شیعوں کو کافر کہتے ہیں نہ تو مومنین کے ساتھ ان کا خیال ملتا ہے نہ قرآن و حدیث کی رو سے یہ اپنے خیال میں حق بجانب ہیں۔

(جواب) ہم اسی مد کہے ہوئے مقدمہ کو کہ سب شیخین کفر ہے اور احادیث

Marfat.com

فانهم مشرکون قال قلت یا رسول الله ما العلامۃ فیہم
قال یقرظونک بما لیس فیک و یطعنون علی السلف واخرجہ
عنہ من طرق اخری بنحوہ و نادہ عنہ و آیۃ ذلک انھم
یسبون ابا بکرؓ و عمرؓ من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین ۔ وامثال ایں حدیث بسیار آمدہ
کہ ایں رسالہ گنجائش ذکر آنہا ندارد ۔ و ایضا سب شیخین موجب
بغض ایشاں نیست و بغض ایشاں کفر است ۔ بخبر من ابغضہم
فقد ابغضنی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
ما لغیرہا اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم قال حب ابی بکرؓ و عمرؓ ایمان و بغضہما کفر ۔ واخرج
عبد اللہ بن احمد عن انسؓ مرفوعا انی لارجو لامتی فی حبہم
ما فی قول لا الہ الا اللہ ۔ و بغض ایشان را بر حب ایشان مقایسہ
باید کرد لانہا علی طرفی نقیض ۔ و نیز تکفیر مومن موجب کفر است
چنانچہ در حدیث صحیح وارد است من رمی رجلا بالکفر و
قال عدو اللہ ولیس کذلک ان کان کما قال والا رجعت
علیہ ۔ وما بیقین میدانیم کہ ابی بکرؓ و عمرؓ مومنا نند و
دشمنان خدا نیستند و مبشر بجنۃ اند پس تکفیر ایشان راجع
بقائلان باشد بمقتضائے ایں حدیث فیحکم بکفرھم وایں حدیث
اگرچہ خبر واحد است اما تکفیر از و معلوم میشود اگرچہ جاحد
او کافر نشود ۔ وقال امام عصرہ ابو زرعۃ الرازی من
اجل شیوخ الاسلام اذا رایت الرجل ینقص احدا من

Marfat.com

صحیح اس پر دال ہیں ثابت کرتے ہیں ان میں سے ایک وہ حدیث ہے جس کی
روایت محاملی طبرانی اور حاکم نے عویم بن ساعدہؓ سے کرتے ہیں آنجنابؐ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے مجھکو پسند فرمایا اور میرے اصحاب کو میرے لیے بعض کو ان میں
سے وزیر بنایا۔ بعض کو مددگار اور بعض کو رشتہ دار اب جو ان کو گالی دے گا
اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالیٰ نہ اس کی
توبہ اور فدیہ قبول فرمائے گا نہ فرض و نوافل اس کے درجہ قبولیت کو پہنچیں گے
اسی طرح دارقطنی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میرے بعد ایسی قوم آئیگی جن کو رافضی کہیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو
ان کو قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (علیؓ) کہتے ہیں، میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی نشانی اور پہچان کیا ہے آنجنابؐ
نے فرمایا آپ کی شان میں ایسی صفات بیان کر کے بڑھائیں گے جو آپ میں
نہیں ہوں گی۔ نیز سلف پر طعن کریں گے اور اسی حدیث کی روایت دوسرے
طرق سے بھی کی ہے اور ایک روایت میں اس طرح زیادتی بھی ہے کہ ان کی
نشانی یہ ہوگی کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالی دیں گے اور جو میرے اصحاب کو
گالی دے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اسی طرح کی
بہت سی احادیث نقل ہیں۔ جو اس رسالہ میں نہیں سما سکتیں۔

نیز شیخین کو گالی دینا ان کے ساتھ بغض رکھنے کا موجب ہے اور ان
کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے دلیل یہ حدیث ہے "جس نے ان سے بغض رکھا
اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھکو اذیت
دی اور جس نے مجھکو اذیت دی اس نے خدا کو اذیت پہنچائی۔ ابن عساکر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کیساتھ

Marfat.com

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاعلم
انہ زندیق وذلک لان القرآن حق والرسول
حق وما جاء بہ حق وما ادی علینا ذلک کلہ
الا من الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فمن جرحہم
انما اراد ابطال الکتاب والسنۃ فیکون الجرح
بہ الصق ویحکم علیہ بالزندقۃ والضلالۃ والکذب
والعناد وقال سہل بن عبد اللہ التستری وناہیک
بہ علماً وزہداً او معرفۃ وجلالۃ من لم یومن
باصحابہ لم یومن برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسئل عبد اللہ بن المبارک وکفاک بہ جلالۃ
وعلماً ایہما افضل معاویۃ او عمر بن عبد العزیز فقال الغبار
الذی دخل انف فرس معاویۃ مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کانہ
اشار بذلک الی ان فضیلۃ صحبتہ ورویتہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یعد لہا شیئ۔ وہذا فی غیر اکابر الصحابۃ
رضوان اللہ علیہم ممن لم یضم الا بمجرد رویتہ صلی اللہ
علیہ وسلم فما بالک فمن ضم الیہا انہ قاتل مع صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم او فی زمنہ بامرہ او نقل شیئاً من الشریعۃ
الی من بعدہ او انفق شیئاً من مالہ بسببہ فہذا
مما لا یمکن ادراک فضلہ۔ وشک نیست کہ شیخین از اکابر صحابہ
اند بلکہ افضل ایشان پس تکفیر بلکہ تنقیص ایشان موجب کفر وزندقہ

Marfat.com

محبت ایمان ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے۔ عبداللہؒ بن احمدؒ حضرت انسؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے واسطے ابوبکرؓ و عمرؓ کے ساتھ محبت رکھنے میں اتنی ثواب کی امید رکھتا ہوں جو امید مجھے ان کے لا الہ الا اللہ کہنے میں ہے اب ان کے ساتھ بغض رکھنے کو ان کی محبت پر قیاس کرنا چاہیے کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ نیز مومن کو کافر بنانا کفر کا سبب ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ جب کسی پر کفر کی تہمت لگائی اور کہا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا ہے تو خیر ورنہ یہ تہمت اسی پر راجع ہے۔ اور ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ مومن ہیں اور خدا کے دشمن نہیں اور ان کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے لہٰذا ان کو کافر کہنے سے کفر کہنے والے کی طرف لوٹے گا اور اس پر یہی حدیث دال ہے پس ان پر کافر ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ یہ حدیث گو خبر واحد ہے لیکن ان کی تکفیر کا حکم اس سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ اس کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ اجل شیوخ اسلام امام عمر ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ جب تم کسی کو آنحضرت ﷺ کے کسی صحابی کی تنقیص کرتے دیکھو تو جان لو کہ وہ زندیق ہے اور یہ اسلیے کہ قرآن حق ہے رسول حق ہیں اور جو آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور یہ سب کچھ ہمیں صحابہؓ سے ہی پہنچا ہے اب ان پر جو جرح کرتا ہے تو وہ گویا کتاب اور سنت کو رد کرتا ہے۔ لہٰذا جرح انہی پر زیادہ موزوں ہے اور ایسے پر زندیق گمراہ جھوٹا اور معاند ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ فرمایا سہل بن عبداللہ تستری نے جنکا علم زہد معرفت اور جلالت شان محتاج تعارف نہیں کہ جس کو اصحاب رسول ﷺ کے ساتھ خوش عقیدگی نہ ہو وہ گویا رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لایا۔ عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا گیا اور آپکی ذات بھی علم و جلالت شان میں محتاج بیان نہیں، کہ معاویہؓ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیزؒ آپ نے کہا کہ وہ غبار جو حضرت

Marfat.com

وضلاله باشد کما لا یخفی۔ وفی المحیط لمحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ
لایجوز الصلوٰۃ خلف الروافضۃ لانھم انکروا خلافۃ الصدیق
وقد اجتمعت الصحابۃ علی خلافتہ۔ وفی الخلاصۃ من انکر
خلافۃ الصدیق فانہ کافر ویکرہ الصلوٰۃ خلف صاحب
ھواء او بدعۃ ولا یجوز خلف الرافضۃ ثم قال ان کل ما
ھو ھوی یکفر بہ لا یجوز والا یجوز ویکرہ وکذا من
انکر خلافۃ عمرؓ فی الاصح ہرگاہ انکار خلافت ایشان
کفر باشد فکیف حال من سبھم او لعنھم۔

پس ظاہر شد کہ تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و
موافق طریق سلف است وآنکہ از بعضے از اہل سنت عدم
تکفیر شیعہ نقل کردند بر تقدیر صحت و دلالت آن بر عدم
تکفیر اینہا محمول بر توجیہ و تاویل است لتطابق الاحادیث
و مذہب جمہور العلماء۔ والیضاً شیعہ از سب و لعن حضرت
عائشہ صدیقہؓ انکار کردہ و در بارہ آنحضرت علیہا الرضوان
بسبب مخالفۃ نص طعن و تشنیع ثابت کردند۔ وگفتند انچہ
خبث و فحش در بارہ عائشہؓ بشیعہ نسبت کردہ اند حاشا ثم
حاشا اما چوں عائشہؓ مخالفت امر وقرن فی بیوتکن
نمودہ ببصرہ درآمدہ و بہ حرب آنحضرتؓ اقدام نمودہ و
بحکم حدیث حربک حربی حرب حضرت امیر حرب حضرت
پیغامبر است صلے اللہ علیہ وسلم و محارب پیغامبر یقیناً
مقبول نیست بنابریں مورد طعن شدہ و پوشیدہ نماند کہ

Marfat.com

معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہوا جبکہ وہ آنجنابؐ کے ہمرکاب تھے بہتر ہے عمر بن عبدالعزیزؒ سے۔ گویا آپ نے اس سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت اور آپکی رویت کا مقابلہ کوئی چیز بھی نہیں کرسکتی۔ پھر یہ ذکر انکا ہے جو اکابر صحابہ نہیں ہیں اور آپ کو صرف دیکھنے کا شرف ان کو نصیب ہے۔ پھر ذرا خیال تو کرو کہ جنہوں نے آپ کو دیکھنے کے باوجود آپکی ہمراہی میں جہاد کیا ہو یا آپ کے زمانہ میں آپ کے حکم سے جہاد میں شرکت کی ہو یا آپ کے بعد آنے والوں تک شریعت کی کوئی بات پہنچائی ہو یا صرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنا کچھ مال خرچ کیا ہو تو ایسے بزرگوں کی فضیلت تک ذہن کی رسائی ممکن نہیں اور اس میں شک نہیں کہ شیخین اکابر صحابہؓ میں سے ہیں بلکہ افضل صحابہؓ ہیں پس انکو کافر ٹھیرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے۔ نماز کا مسئلہ: محیط میں حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ خلافت حضرت صدیقؓ سے منکر ہیں حالانکہ صحابہ کا آپکی خلافت پر اتفاق ہے۔ خلاصہ میں ہے جو حضرت صدیقؓ کی خلافت سے انکار کرے وہ کافر ہے اور صاحب خواہش اور صاحب بدعت کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور رافضیوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں پھر صاحب خلاصہ لکھتے ہیں کہ ہر وہ خواہش جو کفر کی حد تک پہنچائے اس خواہش والے کے پیچھے نماز جائز نہیں، اگر کفر کی حد تک نہ پہنچائے تو نماز جائز ہے۔ لیکن مکروہ اور اصح قول پر یہی حکم اس شخص کا ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت سے انکار کرتا ہے لہذا جب ان کی خلافت سے انکار کفر ٹھہرا تو اس کا کیا حال ہوگا جو انکو گالی دے یا ان پر لعنت بھیجے اس تقریر سے صاف ظاہر ہوگیا کہ شیعہ کو کافر ٹھہرانا احادیث صحاح کے مطابق اور طریق سلف کے موافق ہے اب بعض اہل سنت سے عدم تکفیر شیعہ کا جو خیال نقل ہے اگر اس کو صحیح مانگر عدم تکفیر پر اس کی دلالت کو

Marfat.com

امر بملازمت بیوت و نہی از خروج آنہا مطلق کہ شامل جمیع احوال وازمنہ باشد مراد نیست وخروج بعضی ازواج آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام باو در بعضی اسفار بر آں دلالت میکند پس امر بملازمت بیوت مخصوص گشت بوقتے دون وقت وحالے دون حال ودر رنگ عام مخصوص البعض شد وعام مخصوص البعض از روئے مدلول ظنی است مجتہد را جائز است کہ افراد دیگر ہم بعلتہ مشترکہ ازاں اخراج نماید وشک نیست کہ حضرت صدیقہؓ عالمہ و مجتہدہ بودہ وترمذی از ابی موسیٰؓ روایت میکند کہ او گفتہ کہ ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسالنا عائشۃؓ الا وجدنا عندھا علماً وہمچنیں ترمذی از موسیٰ ابن طلحہ روایت میکند کہ او گفتہ ما رائت احدا افصح من عائشۃؓ پس تواند بود کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ خروج خود را در بعضی اوقات یا بعضی احوال از برائے بعضی منافع و مصالح ازاں مخصوص کردہ باشد ولا محذور فیہ ولا طعن علی انا نقول الظاہر من الآیۃ نہی الخروج بلا ستر وحجاب کما دل علیہ قولہ سبحانہ بعدہ ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ واما الخروج مع الستر والحجاب فخارج عن النہی

وخروج حضرت صدیقہؓ از برائے اصلاح بودنہ برائے حرب کما قال بعض المحققین واگر از برائے حرب باشد چنانکہ مشہور است فلا باس بہ ایضاً لانہ عن اجتہاد لا عن

Marfat.com

مان لیا جائے تو اس کو کسی توجیہ و تاویل پر محمول کریں گے تاکہ وہ احادیث اور مذہب جمہور علماء کے مطابق ہو۔ نیز شیعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سب وطعن سے انکار کرکے مخالفت نص قرآنی کی بنا پر آپ پر طعن وتشنیع تابع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس خبث وفحش کلامی کا حضرت عائشہؓ کے بارے میں شیعہ پر الزام لگایا جاتا ہے خدا کی پناہ (ہم اس سے بری ہیں) ہاں البتہ جب عائشہؓ نے حکم خداوندی وقرن فی بیوتکن (اور رہو اپنے گھروں میں) کی مخالفت کی اور بصرہ میں آکر حضرت امیر کے خلاف صف آرا ہوئیں جب کہ مطابق حدیث تمہارے ساتھ لڑائی میرے ساتھ لڑائی ہے تو گویا حضرت امیر سے جنگ کرنا خود حضرت پیغمبر علیہ السلام سے جنگ کرنا ہے اور آنجناب سے جنگ کرنے والا یقیناً مقبول نہیں لہٰذا اس بنا پر عائشہؓ طعن وتشنیع کا نشانہ بنیں۔ (جواب) اور پوشیدہ نہ رہے کہ گھروں میں رہنے کا حکم اور ان سے نکلنے کی ممانعت مطلق مراد نہیں کہ تمام حالات اور زمانوں کو شامل ہو۔ کیونکہ بعض ازواج آنحضرتؐ کا خود آنجناب کے ساتھ بعض سفروں میں جانا اس پر دلالت کرتا ہے لہٰذا گھروں میں رہنے کی خاص خاص اوقات واحوال سے تخصیص ہوگئی اور عام مخصوص البعض کے زمرہ میں آگیا اور عام مخصوص البعض کا مفہوم ظنی ہوتا ہے مجتہد کے لیے اختیار رہتا ہے کہ وہ دوسرے افراد کو علت مشترکہ کے ذریعہ اس سے خارج کرے۔ اور بلا شبہ حضرت عائشہؓ عالمہ مجتہدہ تھیں چنانچہ ترمذیؒ ابوموسیٰؓ سے روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے کہا ہم اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی حدیث کے بارے میں کوئی اشکال ہوا اور ہم نے اس کو حضرت عائشہؓ کے سامنے پیش کیا تو ہم نے اس کے متعلق ان کے پاس پورا پورا علم پایا اور اسی طرح ترمذی موسیٰ ابن طلحہؓ سے

Marfat.com

هواء۔ چنانکہ شارح مواقف از آمدی نقل میکند کہ
واقعات جمل وصفین از روے اجتہاد بود والمجتہد
وان کان مخطیا لا مواخذة علیہ قال القاضی البیضاوی
فی تفسیر قولہ تعالی لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم الایۃ
لولا حکم من اللہ سبق اثباتہ فی اللوح وھو ان لا یعاتب المخطی فی اجتہادہ یا آنکہ
گوئیم خطائی مجتہد ہم نزد خدای عزوجل ہدایت است کما نقل
رزین عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول سالت ربی عن اختلاف اصحابی
من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد ان اصحابک عندی
بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض و لکل
نور فمن اخذ بشیء مما ھم علیہ فھو عندی علی ھدی
ثم قال اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ و
حدیث حربک حربی تواند بود کہ نزد حضرت صدیقہ رض بثبوت
نرسیدہ باشد یا مخصوص باشد۔ بحرب مخصوص چہ تواند
بود کہ اضافت برائے عہد باشد۔

وایضاً از برای ترویج کتب باطل خود و تزییف کتب اہل سنت آوردہ اند کہ در
کتب شیعہ چنیں است کہ در وقت حضور ابن ام مکتوم اعمی در خدمت حضرت
پیغمبر علیہ السلام کسے از اہل آنحضرت جبود کرد حضرت پیغمبر از یں معنی
اعتراض فرمودند آں گفت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ایں شخص کور است آنحضرت فرمود کہ تو کور نیستی۔ و اہل
سنت در کتب خود آوردہ اند کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام عائشہ رض

Marfat.com

روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے کسی کو حضرت عائشہؓ سے زیادہ فصیح نہ پایا پس
ہو سکتا ہے کہ عائشہؓ نے بعض اوقات یا بعض حالات میں کچھ منافع و مصالح کی بنا پر اپنے گھر کو
اس حکم سے مخصوص کر لیا ہو اور اس میں کوئی قباحت نہیں اور اس پر کوئی طعن نہیں کیا جا سکتا۔
علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ آیت سے بظاہر بلا ستر و حجاب نکلنے سے ممانعت کا پتہ چلتا ہے چنانچہ
بعد کا کلام ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى اس پر صاف دال ہے لیکن اگر ستر
و حجاب کی پوری رعایت سے نکلا ہو تو وہ نہی سے خارج ہے۔

ظاہر ہے حضرت صدیقہؓ کا نکلنا اصلاح کے لیے تھا نہ لڑائی کے لیے محققین کی یہی
تحقیق ہے۔ اور اگر لڑائی کے لیے بھی ہوتا جیسا کہ مشہور ہے تو اس میں بھی مضائقہ نہیں
کیونکہ وہ اجتہاد کی بنا پر تھا نہ خواہش نفسانی کے باعث چنانچہ شارح مواقف آمدی کو
نقل کرتے ہیں کہ جنگ جمل و صفین کے واقعات اجتہاد پر مبنی تھے اور مجتہد کو اپنے اجتہاد
میں غلطی پر مواخذہ ہرگز نہیں۔ قاضی بیضاوی تفسیر آیہ "لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم"
کے ذیل میں کہتے ہیں کہ اگر لوح محفوظ میں یہ حکم پہلے سے لکھا ہوا نہ ہوتا تو تم سب کو عذاب آن
پکڑتا اور وہ لکھا ہوا یہ ہے کہ مجتہد کو اس کی اجتہادی غلطی پر سزا نہ دی جائیگی۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ مجتہد
کی غلطی خدا کے نزدیک ہدایت ہے جیسا کہ عمر بن الخطابؓ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے بعد صحابہؓ کے اختلاف کے
بارے میں سوال کیا تو جواب میں وحی آئی اے محمد تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمانی ستاروں کی
مانند ہیں۔ بعض بعض سے قوی تر ہیں مگر ہر ایک کے سب پر نور ہیں پس جس نے ان کے پاس سے
کچھ لیا تو وہ ہدایت پر ہے۔ پھر کہا میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔
وہی حدیث "و ربک جولی" تو ہو سکتا ہے یہ حدیث حضرت صدیقہؓ کے
نزدیک پایہ ثبوت تک نہ پہنچی ہو۔ یا کسی خاص لڑائی کے ساتھ مخصوص ہو کیونکہ
ہو سکتا ہے (و ربک) میں اضافت عہد کے لیے ہو یعنی خاص فلاں لڑائی جو حضرت

Marfat.com

را بکتف مبارک خود برداشت تا تماشای حبشی کند که در کوچہ سازی نواختند و بعد از مدتی فرمودہ یا حمیرا بس نشد تو بہ تماشا سیر شدی۔ این عمل ابرار ذال ناس نسبت نتوان کرد۔

پوشیدہ نماند نو اندکہ این واقعہ پیش از نزول آیت حجاب متحقق شدہ باشد و منع از حضور این ام مکتوم بعد از نزول آن۔ وہمچنیں تواند بود کہ آں لہو مشروع باشد نہ ممنوع چنانکہ در اخبار صحاح وارد است وعنقریب مذکور خواہد شد کہ حبشہ در مسجد حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیزہ بازی میکردند وآں در رنگ تیراندازی است درحق آنکہ ہردو آلہ غزاد جہاد اند وتیراندازی مشروع است۔ فکذا ہو مثلہ

ونیز وقوع آن لہو در مسجد دلالت بر مشروعیت میکند کما لا یخفی۔ ولو سلم کہ بعد از نزول حجاب بودہ پس گوئم کہ حضرت صدیقہؓ دراں وقت صغیرہ بود نہ مکلفہ کما یفہم مما روی البخاری والمسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون بالحراب فی المسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائہ لانظر الی لعبھم بین اذنہ وعاتقہ ثم اقول من اجلی یقوم حتی اکون انا التی انصرف فاقدروا قدر الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللھو ھذا۔

Marfat.com

علیؓ سے کہے گا وہ میرے ساتھ لڑائی کرے گا۔) (اعتراض شیعہ بر کتب اہل سنت)

نیز اپنی کتابوں کو رواج دینے اور کتب اہل سنت کو کمزور بتلانے کے لیے شیعہ نے بیان کیا ہے کہ۔ اہل تشیع تو یہ کہتے ہیں کہ جس وقت ابن ام مکتوم نابینا خدمت آنحضرتؐ میں تھے آپکی اہل حرم میں سے کسی کا گذر ہوا آنجنابؐ نے اس پر اعتراض فرمایا انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص تو اندھا ہے آنجنابؐ نے فرمایا کہ تم تو اندھی نہیں ہو اور (طلب ذرا دیکھو) اہل سنت اپنی کتابوں میں بیان کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے عائشہؓ کو اپنے شانہ مبارک پر اٹھایا تاکہ وہ اس جماعت کا تماشا دیکھیں جو گلی میں ساز نوازی کر رہی تھی پھر ایک مدت بعد فرمایا اے حمیرا (لقب حضرت عائشہؓ) کیا تم تماشے سے سیر ہو گئیں۔ اس فعل کی نسبت رذیل ترین انسان کی طرف بھی نہیں کر سکتے۔

(جواب)

پوشیدہ نہ رہے کہ ہو سکتا ہے یہ واقعہ آیت حجاب کے نزول سے پہلے کا ہو اور ابن ام مکتوم سے پردہ کرنے کا حکم بعد کا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ کھیل جائز ہو اور ممنوع نہ ہو چنانچہ صحیح احادیث سے اس کی تائید بھی ملتی ہے جو عنقریب زیر تحریر آئیں گی کہ آنحضرتؐ کی مسجد میں نیزہ بازی ہوا کرتی تھی اور اس کی حیثیت تیر اندازی کی سی ہے کیونکہ دونوں کتب جہاد کے آلے ہیں اور تیر اندازی لامحالہ مشروع ہے، تو ضرور نیزہ بازی بھی اسی شمار میں آئیگی۔ پھر مسجد میں اس کھیل کا کھیلا جانا اس امر کی صاف دلیل ہے کہ یہ کھیل جائز و مشروع تھا۔ اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ یہ واقعہ بعد نزول آیت حجاب کا ہے تو ہم کو یہ کہنے کا حق ہے کہ اس وقت حضرت صدیقہؓ کم سن تھیں مکلف نہ تھیں (کہ پردہ کی ذمہ داری ان پر آتی) جیسا کہ بخاری و مسلم کی اس روایت سے ظاہر ہے جو وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ فرماتی ہیں البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے اور حبشی لوگ مسجد میں کھیلتے ہوتے

Marfat.com

بدانکہ در اصحاب کرام در آمدن و در میان ایشان حکم نمودن از کمال بے ادبی و فرط بے سعادتی است وطریق اسلم آنست کہ منازعات و اختلافاتی کہ درمیان ایشان واقع شدہ بعلم حق سبحانہ مفوض سازند و ہمہ ایشان را جز بہ نیکی یاد نکنند وحب ایشان را حب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام دانند۔ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّی اَحَبَّهُمْ حدیث صحیح است۔

قال الشافعی وھو منقول عن عمر بن عبد العزیز تلک دماءٌ طَهَّرَ اللّٰہ عنها ایدینا فلنطهر عنها ألسنتنا۔ اما چون شیعہ شنیعہ اصحاب را ببدی یاد میکنند و بسب و لعن ایشان جرأت مینمایند، علماء اسلام را واجب و لازم است کہ رد آنہا نمایند و مفاسد ایشان را ظاہر سازند و ازین قبیل است بعضی سخنان کہ ازین حقیر درین باب تحریر آمدہ چنانکہ ذکر یافتہ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

ھذا ما تیسر لی فی رد ھم واظہار شناعتھم بعون اللّٰہ سبحانہ وحسن توفیقہ ونسال اللّٰہ سبحانہ ان یثبت قلوبنا علی دینہ ویوفقنا لمتابعۃ حبیبہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ولنختم الرسالۃ بالخاتمۃ الحسنۃ وذکر مناقب اھل البیت ومدائحھم وفضائلھم رضی اللّٰہ تعالی عنھم اجمعین۔

Marfat.com

آنجناب مجھ کو اپنی چادر کے آڑ میں لے لیتے تاکہ میں حبشیوں کا کھیل آپ کے شانے اور کان کے درمیان سے دیکھوں پھر میں کہتی ہوں کہ آپ میری ہی وجہ سے کھڑے رہتے، حتی کہ میں ہی واپس لوٹتی۔ لہٰذا اس سے اندازہ کیجئے ایک کم سن کھیل کی حریص لڑکی کے شوق کا۔

جان لیجئے کہ صحابہ کرام کے معاملات میں دخل دینا اور ان کے اختلافات میں فیصلہ کرنا حد درجہ کی بے ادبی اور انتہائی بدنصیبی ہے اس میں سلامتی کا پہلو یہ ہے کہ ان بزرگوں کے درمیان جو اختلافات اور جھگڑے رونما ہوئے ہیں ان سب کو حق سبحانہ کے علم کے سپرد کریں اور ان سب کو نیکی سے یاد کریں اور ان کے ساتھ محبت کو حضرت پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ محبت جانیں، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے "جس نے ان کے ساتھ محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت ہونیکی وجہ سے ان سے محبت کی؛

شافعیؒ نے فرمایا اور یہ دراصل عمر بن عبدالعزیزؓ سے منقول ہے کہ ان صحابہ کے وہ خون ہیں جن سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا، پس چاہیے کہ ہم ان سے اپنی زبان کو پاک رکھیں۔ لیکن چونکہ دراصل شیعہ صحابہ کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان پر سب و لعن کرنے کی جرات کرتے ہیں اس لیے علمائے اسلام پر واجب و لازم ہے کہ ان کی پرزور تردید کریں اور ان کے مفاسد کو طشت از بام کریں چنانچہ اس حقیر کی چند باتیں جو تحریر میں آئی ہیں وہ اسی زمرہ کی ہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر بھول جائیں ہم یا چوک جائیں اور اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بوجھ جیسا کہ رکھا تو نے ان پر جو ہم سے پہلے تھے اور اے ہمارے رب نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہ ہو طاقت ہم میں اس کی اور معاف کر ہم و اور بخش کر ہماری اور رحم فرما ہم پر تو ہے ہمارا آقا پس مدد فرما ہماری قوم کافرین پر۔

Marfat.com

قال الله سبحانہ انما یرید الله لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ اکثر المفسرین علی انہا نزلت فی علی وفاطمہ والحسنین رضی الله تعالیٰ عنھم لتذکیر ضمیر عنکم وما بعدہ وقیل نزلت فی نسائہ صلی الله علیہ وسلم لقولہ تعالیٰ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن نسب الی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہما وقیل المراد النبی وحدہ۔ واخرج احمد عن ابی سعید الخدری انہا نزلت فی خمس النبی صلی الله علیہ وسلم وعلی وفاطمہ وحسن والحسین رضوان الله تعالیٰ علیھم اجمعین۔ وذھب الثعلبی الی ان المراد من الاھل فی الآیۃ جمیع بنی ھاشم والمراد من الرجس الاثم والشک فیما یجب الایمان بہ وثبت فی بعض الطرق وتحریمھم علی النار۔ وعن وقاص رضی الله تعالیٰ عنہ قال لما نزلت ھٰذہ الآیۃ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ دعا رسول الله صلی الله علیہ وسلم علیاً وفاطمہ وحسناً وحسیناً فقال اللّٰھُمَّ ھٰؤلاء اھل بیتی رسلم۔ وعن المسور بن المخرمہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبھا اغضبنی وفی روایۃ یریبنی ما اراب ھا ویوذینی ما اذاھا بخاری ومسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال خرجت مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی فاطمہ فقال اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ فقال رسول الله

Marfat.com

یہ ہے جو کچھ مجھکو ان شیعوں کے رد میں میسر آسکا اور ان کی برائی کے اظہار میں مہیا ہو سکا، اللہ کی توفیق اور اس کی مدد و معاونت کے طفیل۔ اب ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم و ثابت رکھے اور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی توفیق عنایت فرمائے اور اب اس رسالہ کو ہم اچھے خاتمے ختم کرتے ہیں اور اہل بیت کے مناقب و محاسن مدائح و فضائل بھی اس کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔

فرمایا اللہ سبحانہ نے اے اہل بیت تم کو اللہ تعالیٰ نجاست سے پاک کرنا چاہتا ہے اور تم کو پاک کرے گا۔ اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت علی رض فاطمہ رض اور حسین رض کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اس میں ضمیر عنکم کی مذکر ہے اور جو بعد کی ضمیریں ہیں وہ بھی مذکر ہیں

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ازواج مطہرات کے حق میں اتری ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے وا ذکرن ما یتلی فی بیوتکن یعنی ان آیتوں کو یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں یہ تفسیر ابن عباس رض کی طرف منسوب ہے بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں امام احمد نے ابی سعید خدری رض سے روایت کی ہے کہ یہ آیت پانچ بندگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رض فاطمہ رض حسن رض اور حسین رض ثعلبی کہتے ہیں کہ آیت میں اہل سے مراد تمام بنی ہاشم ہیں رجس سے مراد گناہ اور ارکان ایمان میں شک کرنا ہے اور اسی روایت کے بعض طریقوں میں لیذھب عنکم الرجس سے مراد اہل بیت پر آگ کو حرام کرنا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ جب آیت تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم

صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ من یحبہ (بخاری ومسلم) عن انس قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی وقال الحسین ایضا کان اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری) وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ماان تمسکتم لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (ترمذی) وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم (ترمذی) وعن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ رضی اللہ عنھا فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجھا (ترمذی) وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحسن والحسین ھما ریحانای من الدنیا (ترمذی)

وعن علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس نے ان کو غضے کیا اس نے مجھ کو غضے کیا، اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو چیز ان کو بے چین کرتی ہے وہ مجھکو بے چین و بے قرار کرتی ہے اور جو ان کو اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھکو اذیت پہنچاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا جب آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر پہنچے تو فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں بچہ ہے یعنی حسنؓ تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ حسن دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کے گلے سے لپٹ گئے اور آپ بھی انسے لپٹ گئے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ بن علیؓ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ کوئی شخص نہیں تھا اور حسینؓ کی نسبت بھی انسؓ نے کہا کہ وہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، کہ اگر تم ان کو مضبوط پکڑے رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے ان میں ایک چیز دوسری سے بڑی ہے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک ایک لٹکی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری اولاد اور اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر آئیں گی پس تم دیکھو میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ نیز زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ آنجناب نے فرمایا کہ جو علیؓ فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ

Marfat.com

ما بين الصدر الى الراس والحسين
اشبه النبي صلى الله عليه وسلم ما كان
اسفل من ذلك (ترمذي)

وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
حامل الحسن بن علي على عاتقه فقال رجل
نعم المركب ركبت يا غلام فقال النبي
صلى الله عليه وسلم ونعم الراكب هو. (ترمذي)

وعن عائشة رضي الله عنها قالت ان الناس
كانوا يتحرون بهدايا هم يوم عائشة
يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقالت ان نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم
كن حزبين حزب فيه عائشة وحفصة
وصفية وسودة والحزب الآخر ام سلمة وسائر
نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم حزب
ام سلمة فقلن لها كلمي رسول الله صلى الله عليه وسلم
يكلم الناس فيقول من اراد ان يهدى الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فليهده اليه حيث كان
فكلمته فقال لها لا تؤذيني في عائشة فان الوحي
لم يأتني وانا في ثوب امرأة الا عائشة قالت
اتوب الى الله من اذاك يا رسول الله ثم انهن

Marfat.com

سے لڑنے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے ہیں اس سے مصالحت رکھنے والا ہوں۔ جمیع بن عمیرؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا پس میں نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب میں کون زیادہ عزیز ہے انھوں نے کہا کہ فاطمہؓ پھر میں نے پوچھا اچھا مردوں میں کون سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا ان کے شوہر (علیؓ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجناب نے فرمایا حسنؓ وحسینؓ دنیا کے دو پھول ہیں۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سینہ سے سر تک سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور حسینؓ جسم کے زیریں حصہ میں آنجنابؐ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں،

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ اے بچے تو بڑی اچھی سواری پر سوار ہے نبی صلعم نے فرمایا وہ سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ ہدیے بھیجنے کے لیے اس دن کے انتظار میں رہتے جبکہ آپ میرے ہاں ہوتے اور اس سے محض آنجنابؐ کی خوشنودی مقصود ہوتی۔ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں عائشہؓ حفصہؓ صفیہؓ اور سودہؓ تھیں، اور دوسرے گروہ میں ام سلمہؓ اور سب بیویاں تھیں۔ پس ام سلمہؓ کے گروہ نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلعم سے کہیں کہ آنجناب سے فرمادیں کہ جو شخص بھی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ پیش کردے خواہ آپ کسی بھی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں

Marfat.com

دعون فاطمة فانطلقت الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال
يا بنية الا تحبين ما احب قالت
بلى قال فاحبي هذه۔

(بخاری ومسلم)

وعن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها
قالت ما غرت على احد
من نساء النبي صلى الله عليه وسلم ما
غرت على خديجة وما رأيتها
ولكن كان يكثر ذكرها وربما
ذبح الشاة ثم يقطعها اعضاء ثم
يبعثها في صدائق خديجة فربما
قلت له كانه لم تكن في الدنيا
امرأة الا خديجة فيقول انها كانت
وكانت وكان لي منها ولد۔ (بخاری ومسلم)

وعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ
عنهما قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم العباس مني وانا منه (ترمذی)

وعنه قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم من
نعمه واحبوني لحب الله واحبوا اهل

Marfat.com

آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو عائشہؓ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے کہ وحی میرے پاس کسی عورت کے لحاف میں نہیں آتی سوائے عائشہؓ کے اس پر حضرت ام سلمہؓ بولیں یا رسول اللہ میں اللہ سے توبہ کرتی ہوں کہ میں آپ کو تکلیف پہنچاؤں پھر ام سلمہؓ کے گروہ نے مطلب برآری میں حضرت فاطمہؓ کو واسطہ ڈال کر ان کو آنجناب کے پاس بھیجا انھوں نے آنجناب سے اس بارہ میں بات چیت کی آنجناب نے فرمایا، اے بیٹی کیا تم اس سے محبت نہیں رکھتیں جس سے میں محبت رکھتا ہوں ۔ انھوں نے کہا بیشک ۔ آپ نے فرمایا بس تو تم عائشہ سے محبت رکھو۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کسی بھی بیوی پر اس قدر رشک نہیں ہوتا تھا جس قدر حضرت خدیجہؓ پر ہوتا تھا حالانکہ میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اکثر و بیشتر یاد فرمایا کرتے تھے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت کے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجتے اور بہت دفعہ میں کہہ دیا کرتی کہ آپ کے نزدیک سوائے خدیجہؓ کے دنیا میں کوئی عورت ہی نہیں اس کے جواب میں آپ فرماتے خدیجہؓ ایسی تھیں ایسی تھیں اور ان کے بطن سے میری اولاد ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم خدا سے

Marfat.com

بیتی لحبتی . (ترمذی)

ومن ابی ذرؓ انہ قال وھو آخذ بباب الکعبۃ سمعنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک (احمد) فلیکن ھذا آخر الرسالۃ

الٰہی بحق نبی فاطمہ   کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی در قبول   من ودست و دامان آل رسول

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اللھم اغفرلی ولوالدی بحق النبی العربی واھل بیتہ واحسن الیھما والی بحرمۃ جمیع احباب الحضرۃ المدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واھل بیتہ وسلم وبارک

الحمد للہ سبحانہ علی الاختتام والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد النبی الامی سید الانام الی یوم القیام۔

تمت بالخیر

Marfat.com

اس لیے محبت کرو کہ وہ خدا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے اس لیے
محبت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے اہل بیت کو میری
محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔ ابو ذرؓ کعبہ کے دروازہ کو پکڑے ہوئے
کہتے تھے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے
اہل بیت تمہارے لیے نوحؑ کی کشتی کے مانند ہیں جو شخص اس کشتی میں سوار
ہوا اس نے نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے پیچھے رہ گیا وہ
ہلاکی کا لقمہ ہوا۔ بس رسالہ اسی پر ختم ہوتا ہے۔

اے میرے معبود نبی فاطمہ کے طفیل ایمان پہ میرا خاتمہ کر۔
اگر میری دعا قبولیت کو نہ پہنچی تو میں آل رسول کا دامن تھام لوں گا
سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پہ
اے اللہ نبی عربی اور اہل بیت کے صدقہ میں میری اور میرے والدین
کی بخشش فرما اور تمام احباب سردار مدینہ صلعم اور ان کے اہل بیت
کے طفیل میرے والدین اور مجھکو احسان سے نواز۔ اب خاتمہ پہ ساری
تعریف اللہ کے لیے اور صلوٰۃ و سلام اس کے حبیب محمد نبی امی پر جو تمام
جگ کے لوگوں کے لیے سردار و آقا ہیں۔

تمت بالخیر

۔ زاہد بشیر پرنٹرز لاہور۔

Marfat.com

تعلیقات

این رسالهٔ انیقه که از تصنیفات امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سره (۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ) هست، اولاً در خاتمهٔ مکتوبات شریفهٔ آنحضرت (که از لکھنؤ نشر یافته) مشمول بود و بنگاه که کم یاب بود این بندهٔ ناچیز در ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵م از رام پور مع ترجمهٔ اردو شائع کرده ام و حالا (از سعی برادر معظم عبد الغفار مبین صاحب) اشاعت پذیر شود -

مولانا محمد هاشم کشمی در باب این رساله، در زبدة المقامات (مطبوعه لکھنؤ ۱۳۰۷ھ - صفحه ۱۳۱) گفته است :- " ارباب تشیع در آن بلاد در غایت حشمت و جاه بودند و به سلطان (اکبر) تقرب تمام داشتند و سلطان نیز به دین و ارباب دین در نهایت عداوت بود ولیکن از جوش غیرت اسلام که حضرت ایشان را حضرت حق سبحانه عطا فرموده بود، ملاحظهٔ این و آن در خاطر ایشان خطور نمی بود -" حضرت امام ربانی قدس سره هم گفته اند که " چون درین ایام رساله که شیعه در وقت محاصرهٔ مشهد بعلماء ماوراء النهر نوشته بودند در جواب رسالهٔ آنها در باب تکفیر شیعه و اباحت قتل و اموال آنها مسلمانان را بود باین حقیر تبلیغ رسید ... " - این محاصرهٔ مشهد و سبزوار بدست والی توران اعنی عبد المؤمن خان ابن عبد الله خان ازبک (م ۱۰۰۶ھ) در سنه ۱۰۰۰ھ رو نموده بود، پس قیاس است که حضرت مجدد رحمة الله علیه این رساله را هم در آن سال تصنیف فرموده بودند -

درین رساله فرقه های اهل تشیع بدین گونه مذکور اند :-

(۱) سبائیه (ص۸) - (۲) کاملیه (ص۸) - (۳) بیانیه (ص۸) - (۴) مغیریه (ص۸) -
(۵) جناحیه (ص۸) - (۶) منصوریه (ص۸) - (۷) خطابیه (ص۸) - (۸) غرابیه (ص۱۰) -

Marfat.com

(۹) ذمیہ (ص۱۲) - (۱۰) یونسیہ (ص۱۳) - (۱۱) مفوضہ (ص۱۲) - (۱۲) اسمٰعیلیہ (ص۱۲) -
(۱۳) زیدیہ (ص۱۲) - (۱۴) امامیہ (ص۱۲) - وغیرہم (بجعلہ) -

بعد ازان، جوابہائے اعتراضات اہل تشیع آغاز نماید و دلائل محسنہ علمائے ماوراءالنہر (در رد آن فرقہ ہا) ہم بیان شود - یعنی از صفحات ۲۰ - ۴۴ - ۵۴ - ۵۶ - ۴۶ آن دلائل را توشیح و تائید کردہ شود - و در آخر این رسالہ، مناقب اہل بیت (رضوان اللہ علیہم) ہم مندرج است کہ سیزدہ باشد -

در رسالۂ ہذا چنانکہ از مولانا محبوب الٰہی مدظلہ مستفاد می شود، این اضافہ بعد از سطر ۸ - صفحہ ۴، کردہ می آید : —

دیار ہندوستان ہرچند از سائر ممالک در اسلام متأخر است و از اصحاب کرام رضی اللہ عنہم یکے باین اقلیم تشریف نیاوردہ اند اما ازان اوان کہ اسلام در آنجا ظاہر شدہ است و سلاطین اسلام استیلا یافتہ اند و مشائخ عظام و اولیائے کرام از اطراف و جوانب تشریف آوردہ اند، معالم دین و اعلام اسلام زمان زمان در تزاید و ترقی است و بر سائر ممالک - یک جہت بلکہ بچند وجوہ مزیت و فضیلت دارد کہ تمام سکان آن از اہل اسلام بر عقیدۂ حقۂ اہل سنت و جماعت اند و نشانے از اہل بدعت و ضلالت در آن دیار پیدا نیست و طریقۂ مرضیۂ حنفیہ دارند حتی کہ بالفرض شخصے را کہ مذہب شافعی یا حنبلی داشتہ باشد طلب دارند نیابند و ہرچند این مذاہب از اہل حق اند اما اہل ہوا و بدعت را از بزرگان اند و حضرت خواجہ خسرو علیہ الرحمۃ و الرضوان در ملک ہندوستان می فرماید : — (نظم)

[illegible]

خوشا ہندوستان رونق دین - شریعت را کمال و عز و تمکین
ز بردستان ہندو گشتہ پامال - فرو دستان ہمہ در داد بامال
چنین عزت شدہ اسلام منصور - چنان خواری سران کفر مقہور
بذمت گر نبودے رخصت شرع - نماندے نام ہندو ز اصل تا فرع
ز غزنین تا لب دریا درین باب - ہمہ اسلام بینی بر یکے آب
نہ ترسائی کہ از ناترس کاری - نہد بر بندہ داغ کردگاری
نہ از جنس جہودان جنگ و جوریت - کہ از قرآن (کنند) دعوی بہ توریت
نہ مغ کز طاعت آتش شود شاد - ازو با صد زبان آتش بفریاد
مسلمانان نعمانی روش خاص - ز دل بر چار آئین را باخلاص
نہ کین با شافعی نہ مہر با زید - جماعت را و سنت را بجان صید

نه اهلِ اعتزالی کز فنِ شوم — ز دیدارِ خدا گردیده محروم
نه رفضی تا رسد زان مذهبِ بد — جفاے بر وفاداران احمد
نه آن سگ خارجی کز کینه سازی — کند با شیرِ حق روباه بازی
ز بیخِ ملکِ مسلمان خیزد و دین جو — گدایی نیز سنی خیزد از جو

تا قریب بالفعد سال بر همین مرافقت و ملاطفت بود تا آنکه در زمانِ خاقانِ اعظم عبدالله خان، شیعه که در آن دیار غلبه و شیوع پیدا کرده بودند بعضے بقتل رسیدند و بعضے جلاے وطن شده به هند آمدند و بحکام و سلاطین آن جا تقریب نموده بعضے جهال را بعقدهاے مزخرفه و مغالطات زراندوده اغوا نمودند و از راه بردند و بر فتنه و فساد در اقلیم خراسان تسکین یافت و مسلمانان از شرارت آنها وا رستند، اما از قدوم بد میمنِ آن بدکیشان در دیارِ هند، مسلمانان را فتورِ عظیم واقع شد و فتنه از سر پیدا گشت.

ایضاً منقول است که بزرگے همواره دعا می کرد، الٰهی اهلِ خراسان را به جمعیت نگه دار و از تفرقه امان بخش — مریدان از کمالِ تعجب پرسیدند که یا شیخ این چه دعاست که در حقِ آن بد دولتان می کنید — فرمود که تفرقهٔ ایشان موجب ضلالت و تفرقهٔ عالم است و ایقاظ فتنهٔ نائم —

(بعد ازین عبارت، از سطر ۹ صفحه ۱۴، آغاز نماید — که چون بن ایام...)

Marfat.com

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

محسنِ انسانیت، رحمۃ للعٰلمین، باعث تخلیق کائنات، شہنشاہِ کونین، حضور پُر نور
شافع یوم النشور احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور
نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لیے

محمد ﷺ

زیر سرپرستی، فخر المشائخ

حضرت صاحبزادہ

میاں جمیل احمد شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

ماہانہ محفل میلاد

زیر اہتمام، صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

دیگر اراکین انجمن غلامانِ مصطفےٰ (رجسٹرڈ)

بمقام: جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ۲۱/۱ ایکڑ سکیم

نیو مزنگ سمن آباد لاہور

ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو موسم گرما میں بعد نماز عشاء اور موسم سرما میں بعد نماز ظہر منعقد ہوتی ہے۔ اس تقریب سعید کے موقع پر ممتاز ماہر تعلیم، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور ممتاز دینی سکالرز مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

محفل ذکر

مسجد ہذا میں ہر اتوار کو نمازِ فجر کے ایک گھنٹہ بعد ختم خواجگان، ختم مجددیہ اور ختم معصومیہ پر مشتمل ایمان افروز روح پرور محفل زیر اہتمام صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی نہایت عقیدت و احترام سے منعقد ہوتی ہے۔

درسِ قرآن مجید

ممتاز ماہر تعلیم، مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ ہر اتوار کو محفلِ ذکر کے فوراً بعد جامع مسجد ہذا میں درس قرآن حکیم دیتے ہیں

برادران اسلام سے پُر زور اپیل کی جاتی ہے کہ ان بابرکت محافل میں شرکت فرمائیں

منجانب: بزم جمیل غلامانِ شیر ربانی ۲۱ ایکڑ سکیم سمن آباد لاہور

Marfat.com

داخلہ جاری ہے

داخلہ کے خواہشمند طلباء
نماز عصر تا عشاء
رابطہ کریں

دینی تعلیم کے حصول کا سنہری موقع

نقشبندیہ
مجددیہ
شیر ربانی

جامعہ جمیل العلوم

ہر سمسٹر
چار ماہ
اور کورس
ایک سال
کا ہوگا

زیر سرپرستی
فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

زیر اہتمام
صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
و دیگر اراکین انجمن غلامان مصطفےٰ (رجسٹرڈ)

مجلس مشاورت

جناب
ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
سابق چیرمین جامعہ اسلامیہ بہاولپور و پنجاب یونیورسٹی

محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ لاہور

ڈائریکٹر
مفسر قرآن پروفیسر قاری صاحب
مشتاق احمد
سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ سائنس کالج لاہور

★ پروفیسر عبد العزیز خان نیازی
گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور
★ حضرت علامہ قاری عبد الحمید نقشبندی (ایم اے)
★ حافظ قاری خالد محمود
★ حافظ محمد یوسف
★ حافظ قاری اللہ بخش

اور دیگر اساتذہ کی زیر نگرانی تفسیر قرآن، حدیث، فقہ، عربی، تجوید و قرآت اور حفظ و ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لائیں

میٹرک، ایف اے
بی اے اور ایم اے
کے طلباء داخلہ لے
سکیں گے

برائے رابطہ : انجمن غلامان مصطفےٰ جامع مسجد قادریہ شیر ربانی
انتظامیہ کمیٹی : شیر ربانی روڈ (چوک شیر ربانی) 21 ایکڑ سکیم نیو مزنگ کرشن آباد لاہور